

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 قَالُوا نَبَاؤُكَ كَذِبٌ
 اللَّهُمَّ أَنْتَ تَفْقَهُوا الدِّينَ وَلَمَّا آتَاكَ سِرُّ الْوَيْلِ لِيُعْطِيَ الْحَارِثِينَ

مسائل

قَالُوا نَبَاؤُكَ كَذِبٌ
 اللَّهُمَّ أَنْتَ تَفْقَهُوا الدِّينَ وَلَمَّا آتَاكَ سِرُّ الْوَيْلِ لِيُعْطِيَ الْحَارِثِينَ

عقائد

تأليف

پیر حافظ محمد سید زمان نقشبندی قادری

خطیب جامع مسجد نوشیہ 237 البرٹ روڈ آسٹن برنس گھم U-K

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	۱۲ مسائل و ۱۲ عقائد
مصنف	محقق اہل سنت حضرت علامہ سید حافظ محمد زماں نقشبندی قادری
اشاعت	بار اول
تعداد	۱۰۰۰
پرائمری نمبر	حافظ محمد خالد محمودی محلہ منڈی بہاؤ الدین فون نمبر 508778
کچھڑ گھوڑا نمبر	
مطبع	مکتبہ نبویہ پبلشنگز روڈ لاہور
قیمت	
منے کا پتہ	دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ منٹکا کالونی ضلع جہلم

فہرست مضامین

2	اسلام کا حق
12	اہل سنت
12	اسلام کے اہل کفری مل صلی مقبول نہیں اور مل صلی کے بغیر ایمان مقبول ہے
13	بہن و بھائیوں کے حق
15	آپ صلی اللہ علیہ وسلم
	پہلا حصہ
17	اہل سنت و الجماعت غلطی نہ ہو کہ مطابق نماز کے متعلق ۱۲ مسائل صحیح
	نہا میں مردوں کیلئے کافروں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے جبکہ کدھوں
18	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
18	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
21	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
21	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
22	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
24	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
24	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
26	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
27	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم
28	نہا میں صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ نمبر ۳ نمازی نماز میں سورۃ فاتحہ سے قبل تسبیح (بسم اللہ شریف)

آہستہ پڑھے، ہوا زبند نہ پڑھے کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے 29

ثبوت میں 29 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 32

اعتراضات و جوابات 33

احادیث کثیرہ صحیحہ کے مقابلے میں شاذ حدیث ناقابل عمل ہے 34

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 34

مسئلہ نمبر ۴ امام کے پیچھے مقتدی کا تلاوت قرآن کرنا سخت منع ہے 35

ثبوت میں 35 آیات و روایات

ثبوت میں 36 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 40

اعتراضات و جوابات 40

اقرآن خلف الامام کے ثبوت میں اقوال صحابہ کرام 42

غیر مقلدین سے ہمارے سوالات 43

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 44

مسئلہ نمبر ۵ ہر نمازی کیسے خواہ وہ امام ہو یا مقتدی ہو یا منفرد ہو نماز جہری ہو یا

سری ہو آہستہ کہنا سنت ہے 45

ثبوت میں 45 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 49

اعتراضات و جوابات 50

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 51

مسئلہ نمبر ۶ رکوع میں جائے اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا مکروہ اور

خلاف سنت ہے 52

لحمت میں 52 احادیث مبارکہ

عقلی تقاضہ 57

ان روایات میں رفع یدین کا ذکر ہے وہ تمام روایات منسوخ ہیں 57

اعتراضات و جوابات 58

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 63

مسئلہ نمبر ۷ اگر وہ ایسا ہے اس کا چھوڑنے والا سخت گنہگار ہے، اور اس کی

تلافی لازم ہے 64

ثبوت میں 64 احادیث مبارکہ

خلاصہ کلام 66

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 66

مسئلہ نمبر ۸ وتر کی تین رکعتیں ہیں 67

ثبوت میں 67 احادیث مبارکہ

اعتراضات و جوابات 71

وتر کی ۳ رکعت ہونے ثبوت میں ائمہ اربعین علیہم السلام کے اقوال و روایات 74

خلاصہ کلام 77

عقلی تقاضہ 77

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 78

مسئلہ نمبر ۹ وتر کی آخری رکعت میں قرأت کے بعد رکوع سے پہلے دعائے قنوت ہمیشہ

یعنی سارا سال پڑھنا سنت ہے۔ جبکہ اسکے خلاف کرنا سخت برا ہے 79

ثبوت میں 79 احادیث مبارکہ

ثبوت میں 82 اقوال صحابہ کرام اور اقوال ائمہ اربعین

خلاصہ کلام 83

چیلنج حاتواہر حاکم ان کلتہم صادقین 83

مسئلہ نمبر ۱۰۔ وتر کے علاوہ کسی اور نماز میں بالخصوص نماز فجر میں قنوت پڑھنا

نفلت منع ہے 84

ثبوت میں 84 احادیث مبارکہ

واقعہ میر معونہ 88

امام شجاعی کی تحقیق 89

خلاصہ کلام 89

چیلنج 90

مسئلہ نمبر ۱۱۔ مرد کیلئے سنت یہ ہے کہ دونوں التیات میں دایاں پاؤں کھڑا

کرے اور بائیں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے۔ جبکہ عورت دونوں پاؤں داہنی جانب

نکال دے اور سرین زمین پر رکھے 91

ثبوت میں 91 احادیث مبارکہ

فقہاء کرام کے نزدیک 94

خلاصہ کلام 96

چیلنج 96

مسئلہ نمبر ۱۲۔ نماز جنازہ میں تلاوت کی نیت سے سورۃ فاتحہ یا کوئی بھی سورۃ

پڑھنا منع ہے اور خلاف سنت ہے 97

ثبوت میں 97 احادیث مبارکہ

خلاصہ کلام 104

چیلنج 104

دوسرا حصہ

وہابیوں، دیوبندیوں کی فقہ کے ۱۲ مسائل مجیدہ

مسئلہ نمبر ۱۔ پیشاب اور جماع کرتے وقت ذکر کرنے سے بندہ گنہگار نہیں ہوتا

۔ اور پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی جائز ہے 106

مسئلہ نمبر ۲۔ وہابیوں کے نزدیک ہر درندہ خواہ وہ خنزیر ہو یا جو کھیا پاک ہے

..... 106 وہابیوں کے نزدیک کتے اور خنزیر کا چمڑا پاک ہے

..... 106 وہابیہ کے نزدیک انسان کی منی پاک ہے

..... 107 وہابیہ کے نزدیک جالوروں کی منی بھی پاک ہے

..... 107 وہابیہ کے نزدیک خون لکھے سے وضو نہیں ٹوٹتا

..... 107 وہابیہ کے نزدیک گیسر چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا

..... 108 وہابیہ کے نزدیک تکی لگوانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

..... 108 وہابیہ کے نزدیک کتا، خنزیر، شراب، بیٹے والا خون، یہاں تک

..... 108 کہ مرد اور بھی سب پاک ہیں

..... 108 وہابیہ کے نزدیک بھوکھانا جائز ہے

..... 108 وہابیوں کے نزدیک کتا کنویں میں گر جائے تو کنواں پاک ہے

..... 109 وہابیوں کے نزدیک سجدہ تلاوت بے وضو بھی جائز ہے

تیسرا حصہ

وہابیوں، دیوبندیوں کی فقہ کے ۱۲ عقائد باطلہ اور اہل سنت و جماعت کے ۱۲ عقائد صحیحہ

..... 112 وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۔ دیوبندیوں، وہابیوں کے نزدیک خدا جھوٹ بول سکتا ہے

..... 112 کج اسلامی عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ سے جھوٹ محال بالذات ہے

..... 112 ثبوت میں آیات قرآنیہ

..... 113 جھوٹ کی تین وجوہات

..... 114 جھوٹ ایک عیب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تمام عیبوں سے پاک ذات ہے

..... 115 وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۲۔ انسان کوئی کام کرے، تو اللہ تعالیٰ کو علم نہیں ہوتا

..... 115 کج اسلامی عقیدہ۔ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی مخفی نہیں

..... 115 ثبوت میں آیات قرآنیہ

..... 116 سزا اور انصاف میں فرق

- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۳ کلمہ شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کسی اور کا نام لیا جائے، تو ایمان میں کوئی فرق نہیں پڑتا 117
- صحیح اسلامی عقیدہ کلمہ شریف میں محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کسی اور کا نام لینے سے انسان دائرۃ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے 117
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 117
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۴ اگر آپ ﷺ کے زمانہ میں یا آپ کے بعد کوئی نئی فرض کر لیا چاوے، تو بھی خاتمیت محمد یہ ﷺ میں فرق نہ آوے گا 118
- صحیح اسلامی عقیدہ حضور اقدس ﷺ آخری نبی ہیں۔ قیامت تک آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا جھنڈا لہراتا رہے گا۔ اب کوئی اسلی، نقلی، فرضی نبی نہیں آ سکتا۔ اب نبوت کا دروازہ ہمیشہ کیلئے بند ہو چکا ہے 118
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 118
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۵ رحمۃ للعالمین ہونا صرف نبی پاک ﷺ کا خاصہ نہیں۔ پندھویں، پندھویں صدی کا مولوی بھی رحمۃ للعالمین ہو سکتا ہے 120
- صحیح اسلامی عقیدہ جیسے اللہ تعالیٰ تمام جہان، کائنات کے ذرہ ذرہ قطرہ قطرہ کا رب ہے۔ اسی طرح حضور ﷺ ہر کسی کیلئے باعث رحمت ہیں 120
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 120
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۶ وہابیوں و یوہندیوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی صرف اتنی افسلیت ہے کہ وہ بڑے بھائی ہیں اور یہ چھوٹے بھائی ہیں 121
- صحیح اسلامی عقیدہ حضور اکرم ﷺ ہمارے روحانی باپ کی حیثیت سے ہیں بھائی نہیں ہیں 121
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 121
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۷ وہابیوں و یوہندیوں کے نزدیک حضور ﷺ بے اختیار نبی ہیں 123

- صحیح اسلامی عقیدہ حضور پیارے مصطفیٰ، مختار زمین و آسمان، وارث کون و 123
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 123
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۸ وہابیوں اور یوہندیوں کے نزدیک کسی نبی اور ولی کی کوئی قدر نہیں 125
- صحیح اسلامی عقیدہ اللہ اور رسول ﷺ اور مسلمان سب عزت والے ہیں 125
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 125
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۹ وہابیوں و یوہندیوں کے نزدیک قبر کے اندر حضور اکرم ﷺ کا جسم پاک اسلی بن گیا ہے 126
- صحیح اسلامی عقیدہ کیا حیات جادوانی یعنی ہمیشہ کی زندگی کے مالک ہیں۔ اور نبیوں کے جسموں کو نبی نہیں کھاتی 126
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 126
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۰ حضور ﷺ کی زوجہ محترمہ کو بیوی خیال کرنا وہابی کے منصب میں 128
- صحیح اسلامی عقیدہ حضور اقدس ﷺ کی بیبیاں مسلمانوں کی روحانی مائیں ہیں۔ پھر جو اپنی ماں کو ان سے بڑھ کر حرامی کون ہو گا؟ 128
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 128
- دہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۱ وہابیہ کے نزدیک اتنی بسا اوقات اعمال میں نبی سے بد جاتے ہیں 129
- صحیح اسلامی عقیدہ نبی کی عبادت کو کوئی بھی نہیں پہنچ سکتا۔ گل جہاں کی عبادت ایک طرف، نبی کی عبادت ایک طرف۔ نبی کی عبادت کا درجہ زیادہ ہے 129
- ثبوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 129

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۲ دیوبندیوں کے نزدیک نبی کریم ﷺ جیسا علم تو معاذ اللہ

کئے، ہے، فخریر کو بھی حاصل ہے۔ نکلوا ہا لہ من لاکت 131

صبح اسوی عقیدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا و مافیہا کے تمام علوم غیب کیلئے اپنے

پیارے رسول مقبول ﷺ کو جن لیا ہے 131

شعوت میں آیات قرآنیہ و احادیث مبارکہ 131

افتخاری دعا 133

مخصوصیات کتاب

۱۔ تمام کتاب ہادیس کی۔

۲۔ اس کتاب کا کچھ حصہ مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ نکلا کالونی میں لکھا گیا اور

کچھ حصہ مرکزی جامع مسجد غوثیہ البرٹ روڈ آسٹن برمنگھم (برطانیہ) میں لکھا گیا۔

پیش لفظ

تَجِدُهُ وَتُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ. اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَالتَّائِيْنِ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ.

(ترجمہ) وہ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے وہ جنت والے ہیں، وہ ہمیں ہمیشہ رہیں گے۔

یاد رہے کہ

ایمان کے بغیر کوئی بھی عمل صالح مقبول نہیں۔ لیکن عمل صالح کے بغیر ایمان مقبول ہے۔ دنیا میں ہر کوئی خواہ وہ ہندو ہو یا سکھ، عیسائی ہو یا یہودی، عمل صالح کرنے کی دوسروں کو ترغیب دیتا ہے، اور خود بھی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی رضا و غم شہودی کے موجب وہ نیک اعمال میں جو ایمان کے ساتھ ہوں۔

اس دنیا میں اچھے کام کے طور پر کیا کچھ نہیں کیا جاتا۔ غریبوں، محتاجوں اور ناداروں کیلئے خیراتی ہسپتال کھولے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے تعلیمی ادارے بنائے جاتے ہیں۔ ادارت اور تنظیم بچوں کیلئے پیش سنٹرز، مسافروں کیلئے سرائے، فلاح و بہبود کی انجمنیں، ویلفیئر سوسائٹیز، غرضیکہ ہر جگہ بہت کچھ کیا جاتا ہے۔ مگر جب تک کوئی اللہ اور اس کے رسول مقبول ﷺ پر ایمان نہیں لاتا، حقیقی اور اخروی فلاح و کامرانی سے بہکنہ نہیں ہو سکتا۔ ان اچھے کاموں کا بدلہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہی چکا دیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ

معلوم ہوا کہ

اعمال صالحہ... کی مقبولیت کا دار و مدار ایمان پر ہے۔ لیکن.....

ایمان... کی تکمیل کا انحصار سرکارِ دو عالم ﷺ کی "محبت" پر ہے۔

کیونکہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّىٰ يَحِبُّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ
وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ أَوْ مِنْ نَفْسِهِ.

(ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا،

جب تک میں اس کے نزدیک اس کے ماں باپ، اس کی اولاد، اور دوسرے

تمام لوگوں سے، حتیٰ کہ اس کی اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبوب نہ

ہو جائے۔

نور فرمائیں!

ہم اللہ پر ایمان صرف آپ ﷺ کے ہی بتلانے پر لائے ہیں۔ ورنہ اگر وہ ہمیں اس معلوم کردیے تو ہمیں اللہ کی کیا خبر تھی۔ پہلے کی طرح آج بھی ہم بتوں کے آگے سجدہ و ریزہ ہوتے۔ شجر و حجر کو پوجتے ہوتے۔ اس غلطی سے نکالنے والے حسنِ عظیم ﷺ پر سپے اور پتے دل سے ایمان لا کر ہی ہم اللہ تبارک و تعالیٰ پر ایمان لا سکتے ہیں۔

ہم نے اللہ ﷻ کو اپنا معبود و حقیقی ان کے بتلانے پر ہی تو مانا ہے... اگر وہ ہمیں نہ بتاتے تو ہم اپنے خالق و مالک اور معبود و برحق پر کیونکر ایمان لا سکتے تھے؟

معلوم ہوا کہ

ایمان کے باب میں سرکارِ دو عالم ﷺ ہی ہمارے معلم ہیں.....

چنانچہ عام دستور اور قاعدہ ہے کہ طالب علم کی کامیابی و کامرانی استاد کی عزت و احترام اور محبت میں مضمر ہے۔ جو اسنوؤٹ اپنے بچپر کیلئے اپنے دل میں عزت، احترام،

چنانچہ ایک سچا مومن! سرکارِ دو عالم ﷺ کو اپنے آپ سے اپنے مال باپ سے اپنی آل و اولاد سے سب تعلقات سے بلکہ ساری کائنات سے بڑھ کر عز و محترم اور محبوب رکھتا ہے۔ وہ یہ جانتا ہے آپ ﷺ کی محبت اور عشق ہی اسکے ایمان کی جان ہے۔

مگر..... کفار و مشرکین، یہود و بنود..... سب مل کر

اس کوشش میں ہیں۔ کہ کسی طرح مسلمانوں کے دل سے 'انکے نبی ﷺ کی محبت نکال دو۔ تو یہ انتہائی بے ضرر، بھلے، موروٹی، بری اور نام کے مسلمان نہ جائیں گے۔ کہ جنہیں اپنے مذہب و ملت کی حرمت کی کوئی پروا نہیں ہوگی۔

افسوس کہ

وہ کام جو کافر لوگ صدیوں میں نہ کر سکے خود مسلمانوں کے اندر کافروں کے ایجنٹوں نے کر دکھانا شروع کر دیا۔ یہودیوں، ہندوؤں کے یہ ایجنٹ اس سازش میں ملوث ہو کر حضور ﷺ کی ذات کے بارے میں متنازع مسائل و عقائد گھڑنے لگے۔ اس طوفان کی ایک شکل غیر مقلدیت، وہابیت، نجدیت اور دیوبندیت ہے۔ بد بخت غیر مقلد وہابی، نجدی اور دیوبندی ہر وقت اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں کے اندر نئے نئے متنازع مسائل و عقائد پیدا کیے جائیں۔ تاکہ ان کے دلوں میں موجود عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع کو بجھا دیا جائے۔

بد عقیدگی کے یہ جرائم یہود و بنود کی ملی بھگت سے بڑی تیزی کے ساتھ ہر شہر ہر قریہ پر ہستی پر حملہ آور ہیں۔ ہماری منگلا کالونی میں بھی 'غیر مقلدیت، وہابیت، نجدیت اور دیوبندیت کے چند دانے ہیں۔ جو الحمد للہ بسیار کوشش کے باوجود ابھی تک منگلا کالونی میں اپنی کوئی جگہ نہ پاسکے ہیں۔ کیونکہ ہم اہل سنت و الجماعت ان کے حربوں کو بخوبی سمجھتے ہیں.....

اللہ تبارک و تعالیٰ، عز و جل و ذو الجلال والاكرام سے دعا ہے۔ کہ وہ ان بد بختوں

منگلا کالونی سے ہمیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور اپنے پیارے حبیب اقدس، سرکارِ دو عالم ﷺ کی بچی، بچی محبت اور والہانہ عشق عطا فرمائے۔

اس کتاب کے لکھنے کا سبب بھی یہی ہے کہ ایک غیر مقلد وہابی نے منگلا کالونی میں 'کتاب محبت اللہ سے مسلمانوں کو متاثر و متاثر کر دیا۔ بالخصوص رفیع یدین کرنے اور آئین انجیل کے بارے میں احادیث اپنے ہاتھوں سے لکھ لکھ کر منگلا کالونی میں تقسیم کرنا شروع کر دی۔ اور اس طرح عوام و مسلمانوں کو پھنسا دیا۔ تو ہمارے شاگرد رشید حافظ سید قادری اور جامعہ کمالیہ کمالی نے اس کا جواب دیا۔ تاریخ ۲۱ مئی ۲۰۰۰ء سے پیکر کر میرے پاس لے آئے۔ مگر یہاں وہ ہر بات میں لا جواب تھا۔ یعنی کسی سوال کا جواب نہ دے سکا۔ اس باطنی مصلحت کی پہالت کا یہ عالم تھا کہ ہم اللہ شریف کا ترجمہ بھی نہ کر سکا۔ بس وہی رتی رتائی بات کہ ہمیں کسی غیر مقلدین وہابی مولویوں نے پکوا دیں۔ اور جھوٹا کتابولا کہ الامان..... لکھا کہ کہہ رہے ہیں کرنے کے بارے میں ۷۵۰ احادیث ہیں۔ میں نے اسے ایک مہینہ کی محنت دی کہ ۷۵۰ احادیث لے آؤ۔ سال ۲۰۰۰ء ختم ہوا۔ ۲۳ جنوری ۲۰۰۱ء تک میں منگلا کالونی میں ہی تھا اور اب یہاں انگلینڈ میں مئی ۲۰۰۱ء ہے۔ مگر وہ شخص ۷۵۰ احادیث نہ لاسکا۔ لکھا کہ اس واقعہ کی وجہ سے میں نے چاہا کہ چند وہ مختلف فیہ مسائل اور عقائد کہ جن کا بہانہ کر کے سامنے اور بھولے بھالے سینوں کو درخایا جاتا ہے کے بارے میں قرآن و احادیث کی روشنی میں صحیح مسلک بیان کروں۔ چنانچہ یہ کتاب میں نے منگلا میں لکھتی شروع کی۔ بار بار وہ بارہ مسائل اور عقائد پر مشتمل تین حصوں میں منقسم ہے۔ جن کی مکمل تفصیل تو Contents میں موجود ہے۔ البتہ مختصر ترتیب حسب ذیل ہے۔

- اہل سنت و الجماعت حنفی مذہب کے مطابق نماز کے متعلقہ ۱۲ مسائل صحیح
- وہابیوں، دیوبندیوں کی فقہ کے ۱۲ مسائل عجیب
- وہابیوں، دیوبندیوں کے ۱۲ عقائد باطلہ
- اہل سنت و الجماعت کے اسلامی ۱۲ عقائد صحیح

یہ کتاب میں ہے اس لئے لکھ دی ہے کہ عوام اہل سنت کے پاس دلائل کا ذخیرہ موجود ہو۔ اور اگر کوئی سر پھر اہل کو بہکانا چاہے تو اس کو منہ توڑ جواب دے سکیں۔

میں نے اس کتاب کا نام ۱۲ مسائل و ۱۲ عقائد جو پڑ کیا ہے۔

آج ۲۳ مئی ۲۰۰۱ء بمقام جامع مسجد غوثیہ اس کتاب کی تکمیل سے فارغ ہوا۔ جو کوئی اس سے استفادہ کرے مجھے گنہگار کیلئے دعائے خیر کرے۔

طائب دعا

پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری

خطیب جامع مسجد غوثیہ ' ۲۳۷ ' البرٹ روڈ ' آسٹن ' برٹنہم ' برطانیہ

اسٹن ' برٹنہم ' برطانیہ

پہلا حصہ

۱۲ مسائل صحیحہ

اہل سنت والجماعت حنفی مذہب کے

مطابق

مسئلہ 1

”نماز میں مردوں کیلئے کانوں تک ہاتھ اٹھانا سنت ہے۔ صرف کندھوں تک خلافت سنت ہے۔“

کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے ثبوت میں احادیث پیش خدمت ہیں۔

حدیث نمبر ۳۳۱

بخاری و مسلم و بخاری میں حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاطِيَ أُذُنَيْهِ وَهُنَّ لُفْظٌ حَتَّى يُحَاطِيَ بِهِمَا قُرُوعُ أُذُنَيْهِ.

ترجمہ

حضور نبی کریم ﷺ جب تکبیر فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک کانوں تک اٹھاتے۔ دیگر الفاظ یہ ہیں کہ کانوں کی لو تک اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۳

ابوداؤد و شریف میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِّنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَفُودُ.

ترجمہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے مبارک ہاتھ کان کی لو تک اٹھاتے پھر رفع یدين نہ فرماتے یعنی ہاتھ نہ اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۳

مسلم شریف میں حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَثِيرٌ وَأَنَّ أَحَدَ الرُّوَاةِ جَبَلٌ أَذُنَيْهِ.

والفعل انہوں نے حضور اقدس ﷺ کو دیکھا کہ حضور ﷺ نماز میں داخل ہوتے تو اپنے ہاتھ کانوں کے مقابل اٹھاتے۔

حدیث نمبر ۸۲۹

ابن ماجہ و دارقطنی و بخاری نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنَاهُ حَتَّى يَحِاطَ بِهِمَا قُرُوعُ أُذُنَيْهِ.

رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کے مقابل ہو جاتے۔

حدیث نمبر ۱۱۲۹

ماہم نے مستدرک میں دارقطنی اور تہذیبی نے نہایت صحیح اسناد کے ساتھ جو شرط مسلم بخاری نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ يَلْبِثُ فِيهَا حَتَّى يَحِاطَ بِهِمَا قُرُوعُ أُذُنَيْهِ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تکبیر کی اور اپنے انگوٹھے کانوں کے قریب کر دیئے۔

حدیث نمبر ۱۳۵۱۲

ابن ماجہ و دارقطنی نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَ ابْنَاهُ قَرِيبًا مِّنْ سَخِمَةِ أُذُنَيْهِ.

ترجمہ

جب حضور اکرم ﷺ نماز شروع فرمانے کیلئے تکبیر فرماتے، تو یہاں تک آپ ہاتھ اٹھاتے کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کی گدیہ کے مقابل ہو جاتے۔

حدیث نمبر ۴

اور اسے صحت و دل میں حجر بنی سے روایت کی۔

ان النبى صلى الله عليه وسلم رفع يديه حتى كانت بجنبال منكبيه وحادى
بانهما به اذنه

ترجمہ

نبی کریم ﷺ نے ہاتھ سر تک اٹھائے یہاں تک کہ ہاتھ شریف تو
نڈھوں کے مقابل وراٹگوٹھے کانوں کے مقابل ہو گئے۔

حدیث نمبر ۱۵

اور قس سے حضرت برہہ بن عتبہ سے روایت کی۔

انه رأى النبى صلى الله عليه وسلم حين افتتح رفع يديه حتى حلتى حادى بهما
اذنيه ثم بعد الى شئ من ذلكا حتى فرغ من صلوة

ترجمہ

— تک انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو آپ ہاتھ
سر تک اٹھائے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے مقابل فرمایا، پھر نماز سے فرغت
تک اٹھائے یہاں تک کہ انہیں کانوں کے مقابل فرمائیے۔

حدیث نمبر ۶

میں نے شریف سے حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت کی۔

انه كان يصول لا صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم اما اعلمكم بصلوة
رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا قام الى الصلوة كثر ورفع يديه جدا
وحده

— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے

عقلی تقاضہ

میں نے شریف سے کہ نماز شروع کرتے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھائے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے

اعتراضات وجوابات

— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے

ان رسول الله ﷺ كان يرفع يديه جدا عند نزول الوحي
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے
— اور اسے صحابہ کے صحابہ کے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ میں تم سے

تکرات ہوا کرتا ہے۔

جواب

یہ حدیث کتب کثیف میں یوں ہے کہ ۱۵۰ سے گونٹھے لگا کر ہیں۔
۱۵۰ سے ۱۰۰ تک ہیں۔ اور بدھوں میں بھی ۱۰۰ سے ۱۰۰ تک ہیں۔
۱۵۰ سے ۱۰۰ تک ہیں۔ بدھوں میں گونٹھے لگائے گئے ہیں۔
۱۵۰ سے ۱۰۰ تک ہیں۔ بدھوں میں گونٹھے لگائے گئے ہیں۔
۱۵۰ سے ۱۰۰ تک ہیں۔ بدھوں میں گونٹھے لگائے گئے ہیں۔
۱۵۰ سے ۱۰۰ تک ہیں۔ بدھوں میں گونٹھے لگائے گئے ہیں۔

المزاح بہرہ ۲

آپ ۱۵۰ سے متعلقہ حدیثیں بیان ہیں وہ ضعیف ہیں ہذا قابل عمل
نہیں۔

جواب

۱۔ یہ چند جواب ہیں۔

۲۔ وہاں غیر معتدلی عادت کے مطابق اپنے مخالف حدیثوں کو بارہ ضعف کہہ دیتے ہیں۔
حدیث کو ضعیف کہہ دینا اس کے رد میں معمول بات ہے۔

۳۔ ہم نے اس سلسلہ میں مسلم و یحییٰ کی حدیث پیش کی ہے کہ وہ بھی ضعیف ہیں؟

۴۔ وہاں غیر معتدلوں کا ان حدیث کو ضعیف کہہ دینا جرح مجہول ہے جو کسی طرح قابل
قبول نہیں کیونکہ ان میں وجہ ضعف نہیں بتائی گئی کہ کیوں ضعیف ہیں؟

چیلنج

۱۔ یہ معتدلی ہیں کہ عام حدیث ہے کہ کوئی مرفوع حدیث کسی ائمہ و مس
لمین یا ان کے اصحاب و تابعین سے گونٹھے کہہ دیں۔ تاہم انہیں اس پر سمجھ

۱۔ یہ حدیثیں یساریہ مآخذ کا عطا ارشاد ہو چکی ہیں۔ اور جہاں
۲۔ یہ حدیثیں گونٹھے ہیں۔ اس سے معلوم ہو کہ بدھوں میں
۳۔ یہ حدیثیں گونٹھے ہیں۔ اس سے معلوم ہو کہ بدھوں میں

۴۔ ہاتھ بڑھانے کے بعد ان کو کتنے صدمہ ہیں؟

X

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

۱۔ ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ کھڑا ہے

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

۱۔ دونوں (ہاتھوں) کو ناف کے نیچے رکھئے۔

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

• من السنة وضع الكف على الكف بحسب السنة •

مسئلہ 2

”نماز میں مرد کیسے ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا ہے۔ سینے پر غورتوں کی

مانند ہاتھ رکھنے حدیث سنت ہے۔“

اس مسئلہ کی تائید میں احادیث کا گلدستہ پیش خدمت ہے۔

حدیث نمبر ۱

ابوداؤد شریف میں حضرت ابو داؤد کے روایت ہے۔

قال ابو داؤد رضي الله عنه احد الكف على الكف في الصلوة تحت

السنة

ترجمہ

حضرت ابو داؤد کے روایت ہے کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا

سنہ ہے۔

حدیث نمبر ۲ تا ۳

ابوداؤد شریف میں حضرت علی کے روایت کی۔

ان من السنة في الصلوة وضع الكف في رواية وضع اليمين على

الشمال بحسب السنة

ترجمہ

نماز میں ہاتھ پر ہاتھ رکھنا سنت ہے و یکبارہ روایت میں ہے کہ ما میں ناف کے

نیچے ہاتھ رکھنا سنت ہے۔

حدیث نمبر ۴ تا ۵

ابوداؤد شریف میں حضرت علی کے روایت کی۔

آپ سے فرمایا کہ ہمارے ہاں میں، تھہ پر ناف کے نیچے رکھنا اخلاتی ہوئے

سے ہے۔

حدیث نمبر ۱۱

وہ جس نے اپنے شہدے کے ساتھ جنت کی راہ میں شہادت دی۔

فان سمعت ابا مجلر وسائقه كيف يضع قال يضع باطن كفه و يمسك
على ظاهر كفه شماله ويجهلها اسم من الشرة استاذة جند
ورواته كلهم ثمت

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ نماز کی (نماز میں) ہاتھ کینے
رہے؟ آپ نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ کی تھیلی یا میں ہاتھ کی پشت پر
رہے اور اپنے بائیں ہاتھ کو ناف کے نیچے رکھے۔ اس کی بنا بہت قوی میں اور
مارے راوی ثقہ میں۔

نوٹ

اس مسئلہ کے متعلق بہت سی بیحد حدیثیں بھی پیش کی جا چکی ہیں۔ انہیں پر کتب
مراموں پر یہ دو تحقیق مطلوب جو توحیح بہار کی مطابقت کریں۔

عقلی تقاضہ

عقلی تقاضہ بھی یہ ہے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے جائیں کیونکہ دستور
کے مطابق انجام اپنے آقا کے سامنے ادب سے یہی کی گئی ہے جو تھے ہیں۔ پھر جب نماز
میں بدھ اپنے خدا کے بزرگ و برتر کے حضور کھڑے ہو، تو اسے بھی ایسے ہی نیاز مندی سے
ہر نماز چاہیے کیونکہ اس میں ادب ہے۔ لیکن غیر مقصد و ہائی جب نماز میں کھڑے
ہوتے ہیں تو یہی نہیں چاہتا کہ وہ مسجد میں کھڑے ہیں یا کھڑے ہیں کشتی میں کھڑے ہیں

نہ ہوا

۱۱ میں آپ کا ظہار ہے۔

۱۲ میں آپ کا ظہار ہے۔

۱۳ میں آپ کا ظہار ہے۔

توقیم میں

یہ ادبی کے ساتھ پہلو نوں کی طرح کیوں کھڑے ہوتے ہو؟

۱۴ دن و طہار و خود

ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر نماز جزی، کساری، انجہ کی نیاز مندی کے ساتھ

۱۵ ادب العزت کی بارگاہ میں کھڑے ہو جاؤ۔

اعتراضات و جوابات

۱۶ میں آپ میں ان حریر نے اپنے والد محترم سے روایت کی۔ حال راہیٹ علیہ

۱۷ میں آپ میں علیہ السلام سے روایت کی۔ (ترجمہ) یعنی روایوں کرتے ہیں کہ

۱۸ میں آپ میں آپ سے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ گاڑی پر سے

۱۹ میں آپ سے اون (رہا)۔

۲۰ میں آپ سے

۲۱ میں آپ نے حدیث میں خیانت کی۔ پوری حدیث بیان نہیں کی جبکہ اس کے

۲۲ میں آپ نے حدیث میں خیانت کی۔ پوری حدیث بیان نہیں کی جبکہ اس کے

نُخِثَ الشُّرُوءُ وَوَدِيَ عَنْ ابْنِ لُحَيْمٍ وَكَانَ بِالْقَوِيٍّ۔ بوداؤ نے فرمایا کہ سجد میں حیم سے ناف کے دیر کی روایت ہے۔ جبکہ بوداؤ نے ناف کے نیچے کی روایت بیان کی ہے۔
(نسخہ عربی)

دوسرے نسخے کی پیش کردہ احادیث میں تعارض (Contradiction) گیا ہے۔ درجب احادیث میں تعارض، جو قیاس سے ترجیح دیتی ہے۔ قیاس یہ چاہتا ہے کہ زیر ناف ولی حدیث کا اہل عمل ہوں۔ کیونکہ رکوع، بتور اور اقیات وغیرہ میں ادب ملحوظ ہے تو یہی کہ قیاس میں بھی ادب کا لحاظ ہے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنا ادب ہے۔ جبکہ نیچے ہاتھ رکھنا، سپاہی و ستانی ہے۔ اب لفظ قیاس کو زور نہ دیکھا۔ زور دی، انکار دی دیکھا۔ وہاں روایتیں چلتی رہیں۔ میرے دوست! لفظ ادب احادیث کی بارگاہ میں جاری ہمارے دور کی سب سے زیادہ قبول ہے۔

چیلنج

یہ عقیدہ ہا یوں۔ پانچ ایک بھی مروج صحیح حدیث کی دسمی نہیں کہ جس میں مردوں و عورتوں پر ہاتھ رکھنا حکم دیا گیا ہو۔ گرونی ہے تو دور۔

﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

✖

مسئلہ 3

یہ نمبر میں سورۃ فاتحہ سے قبل تسمیہ (بسم اللہ شریف) مستند ہے۔
ہے کیونکہ یہ سنت کے خلاف ہے۔
میں سورۃ فاتحہ سے قبل بسم اللہ شریف آتا ہے۔ متعلق بہت سی
احادیث میں سے چند احادیث کا مکتبہ پیش کیا جاتا ہے۔

۳۱

مسلم، بخاری اور امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی۔
قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ
وَعَلَّامَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

میں نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے اور حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر
و راق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پڑھیں۔ میں نے ان میں
سے کسی کو بھی (سورۃ فاتحہ سے پہلے) بسم اللہ شریف (مکمل آواز سے)
پڑھتا ہوا نہیں سنا۔

۳۲

تسمیہ سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنِ بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَمْتَحِنُونَ الصَّلَاةَ
بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

بناشد نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ الحمد للہ رب العالمین سے

قے شاعرانہ تھے۔

حدیث نمبر ۳۵

ہاں، ابن عباسؓ اور علیؓ کی شریفانہ حضرت سیدہ سے روایت کی۔
قال صلیت جلیبا علیہا علیہ وسلم ایسی بکرو و عمر و عثمان فکلم
اسمع احذ منہم بجهنم بفسم الله الرحمن الرحيم

ترجمہ

میں نے سیدہؓ کی بیکری حضرت ابوہریرہؓ کی جھڑپ کے فاروقؓ اور
حضرت عثمانؓ کی بیکری کی آیت میں ساریاں پڑھیں۔ حضرت میں سے کسی
یہ بھی (ساریاں) علم اللہ شریف (پندار سے) پڑھنے کو کہیں نہ۔

حدیث نمبر ۱۱۳۸

طبرانی نے معجم میں، ابویہم نے حلیہ میں، ابن خریزہؓ اور علیؓ کی حضرت
سیدہ سے روایت کی۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسی بکرو و عمر و عثمان فکلم
الرحمن الرحيم

ترجمہ

سیدہؓ کی بیکری اور حضرت ابوہریرہؓ کی جھڑپ کے فاروقؓ اور
پڑھنا کرتے تھے۔

حدیث نمبر ۱۳۴۱

ابوداؤد، دارمی، طحاوی نے حضرت انسؓ سے روایت کی۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بکرو و عمر و عثمان فکلم
بالحمد لله رب العالمین

ترجمہ

سیدہؓ کی بیکری اور حضرت ابوہریرہؓ کی جھڑپ کے فاروقؓ اور حضرت

انسؓ اللہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔

یہاں حضرت انسؓ سے روایت کی۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم و بکرو و عمر و عثمان فکلم
الحمد لله رب العالمین لا یذکرون بسم الله الرحمن الرحيم فی قول
مرء ولا فی حجرها

سیدہؓ کی بیکری اور حضرت ابوہریرہؓ کی جھڑپ کے فاروقؓ اور حضرت
انسؓ اللہ رب العالمین سے قرأت شروع کرتے تھے۔ حدیث نمبر ۱۱۳۸
ابوہریرہؓ کا رتہ و قرأت میں سے تھے ورنہ قرأت میں نہ۔

ابوہریرہؓ حضرت سیدہ عبداللہؓ سے روایت کی۔

من ایسی مسعود انہ کلن یحیی بسم الله الرحمن الرحيم والاستعاذه
وربنا لک الحمد

سیدہ عبداللہؓ مسعود بنہ عم اللہ ابیہم رحمہم اللہ
یہ اور کتب اللہ کے ساتھ پڑھنا کرتے تھے۔

ابوہریرہؓ نے آپؐ کی تاریخ میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی۔

قال اربع یحییہن الامام بسم الله الرحمن الرحيم و سبحانک اللہم
و بعد و امین

سیدہؓ کی بیکری اور حضرت ابوہریرہؓ کی جھڑپ کے فاروقؓ اور حضرت

- ۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
- ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
- ۳۔ عوذ کبیرہ من شیطانی الرجیم
- ۴۔ میں

حدیث نمبر ۹۳۸

مسند ابی ہریرہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی۔
 قاسم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح الصلوة بالتکبیر والقراءة
 بالحمد لله رب العالمین

ترجمہ

روایتی ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ تکبیر سے نماز شروع فرماتے اور قرات
 رب العالمین سے شروع فرماتے۔

حدیث نمبر ۳۰

عبدالرزاق نے ابوفاضل سے روایت کی۔

ان علیاً کان لا یجہز بسم اللہ الرحمن الرحیم وکان یجہز بالحمد لله
 رب العالمین

ترجمہ

بے شک حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام (نماز میں) بسم اللہ الرحمن الرحیم سے روایت سے
 پڑھتے تھے۔ جبکہ "محمد قدس سرہ" بلند آواز سے ہی پڑھتے تھے۔

عقلی تقاضہ

عقلی تقاضہ بھی یہ ہے کہ مسند الرحمن رحیم سے پہلے بھی جائے پڑھانے پر
 اللہ شہیدی ۷۶۴۷۶۴ میں صرف ۳۰۰۰ میں فصل کے لیے بھی گئی ہے تو اس پر

یہ کی توروہ کا حرم کی سیر تو (میں) اچھی آواز سے پڑھنے پر سورۃ کا جز
 ۱۰۰۰ دن۔ جو کہ مدت میں۔ ۱۰۰۰ پھر جس طرح کہ حدیث یہ بھی عمل میں آتا کہ
 ۱۰۰۰ پڑھتا ہے۔

اور یہ حدیث میں آیا ہے کہ جو چاہا کہ مسند اللہ علیہ السلام سے شروع کرے وہاں
 ۱۰۰۰ دن۔ وہاں صاحب المسند سے کہہ کر کہ میں ۱۰۰۰ بار یہ قافیت سے مسند
 ۱۰۰۰ پڑھتا ہوں۔ پھر اس طرح شروع کرتا ہوں۔ پڑھتا ہوں۔ یہ حدیث بھی
 درج ہے کہ

عتراضات وجوابات

عتراضات

مسند اللہ علیہ السلام سے شروع کرنے والے مسند اللہ علیہ السلام میں ۱۰۰۰ بار

۱۰۰۰ بار

جواب

مسند الرحمن رحیم سے سورۃ کا ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 میں یہ بھی موقع ہے کہ جو مدار اس کی باتوں سے کہے ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 میں ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 حدیث پر عمل کرنے سے مسند اللہ علیہ السلام میں ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 اور اس پر بھی ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 پھر عمل کرنے والے ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 اور اس پر بھی ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن
 مسند الرحمن رحیم سے سورۃ کا ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن ۱۰۰۰ دن

محمد بن حسن تیمار میں ہوئی۔ اس میں یہ حدیث سے پہلے سے ثابت
ہو چکی ہے۔

عزیز مراد

روایت میں ہے: "اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قسار ثکان
الشیخ یفتیہ صدوہ یسبہ اللہ الرحمن الرحیم" یعنی نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں اللہ
میں تیمار سے شروع فرماتے۔

جواب

ترمذی شریف میں اسی حدیث کے آگے یہ ہے: "ہوئی حدیث کیسے اسناد
بسیار ہے اس حدیث سے کہ جس کی اسناد صحیح نہیں۔ یعنی اس حدیث کا سند مرسل ہے نہ
یہ آقا ﷺ سے پہنچتا ہے۔"

عزیز مراد

نہایت شریف سے حضرت عبدالرحمن بن بکر سے روایت ہے: "صنیع حنفیہ
میں ہے جس حدیث میں روایت ہے: "تیمار میں ہے کہ جس کی اسناد صحیح نہیں۔ آپ
سے کہ حدیث مرسل ہے اور اسے پہلے ہی میں ہی سند ہے۔"

جواب

روایت میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔
حدیث میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔
حدیث میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔
حدیث میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔

﴿هاتوا بروجکم ان کذبتم صدقکم﴾

۳۳

مسئلہ 4

ماں بچے مقتدی کیسے ملوث قرآن پاک نہ تھکتے ہیں؟

اسی یہ مقدمہ، بالی مقتدی نے سورۃ قہ پڑھا جس کے کلمے ہیں: "نہ تھکتے ہیں۔"
اس بات کا حلیہ شریف نہیں ہے۔ اور یہی اصل ہے۔ اس سے چند
بہتر کلمے پیش خدمت:

آیت بیانات

شیراز کا بیان ہے:

وإذا قرأ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلکم ترحموا

(ترجمہ) اور جب قرآن پاک پڑھا جائے تو سوس دو گوش واپس
کام پر توجہ دیا جائے۔

اسی حدیث میں ہے: "تیمار میں ہے کہ جس کی اسناد صحیح نہیں۔"
یہ حدیث مرسل ہے۔

تیمار میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔
تیمار میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔
تیمار میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔
تیمار میں ہے: "یہ حدیث مرسل ہے۔" اور یہ حدیث مرسل ہے۔

اس سے معلوم ہو کہ اس اسام میں نام کے بچے مقتدی قرآن نہ تھکتے ہیں
بہتر کلمہ کے بعد اسام کے بچے قرآن نہ تھکتے ہیں۔

مصدقہ قرآن پاک میں ارشاد گرامی ہے۔ "وَكُنْزٌ مِّنْهُمْ عَمَلُ الْفَدَىٰ وَكُنْزٌ حَقٌّ عَلَيْهِمُ الْطَّلَاقُ" (ترجمہ) ان میں سے بہت سے ہدایت پر تھے اور بہت سے گمراہی پر تھے۔ یعنی چند ہدایت پر تھے اور چند گمراہی پر تھے۔ حق یہ ہے کہ زیادہ صحابہ کرام قرآن و خلف الامام کے خلاف تھے۔

اقوال صحابہ کرام

- ۱۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کی نافرمانی نہیں۔
- ۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کا منہ آگ سے بھر جائے۔
- ۳۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے سر میں جہنم کا آگ سے بھر جائے۔
- ۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں آگ سے بھر جائے۔
- ۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں آگ سے بھر جائے۔
- ۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، وہ فطرت پر نہیں۔
- ۷۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کی نافرمانی نہیں۔
- ۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں جہنم کا آگ سے بھر جائے۔
- ۹۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے اس کے منہ کا گارے ہوں۔

۱۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں آگ سے بھر جائے۔

۲۔ امام ربیع بن خثیمہ فرماتے ہیں کہ جو امام کے پیچھے تلاوت کرے، اس کے منہ میں آگ سے بھر جائے۔

غیر مقتدین سے ہمارے سوالات

۱۔ امام ربیع

نماز میں جیسے سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے۔ ایسے ہی دوسری سورۃ تلاوت کی بھی ضروری ہے۔ مسطورہ میں ہے۔ لا صلیبہ علیکم بعدہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس کی نافرمانی نہ ہو۔ سورۃ فاتحہ زیادہ (یعنی دوسری سورۃ) نہ پڑھے۔ غیر مقتدراہا بنی گناہ ہے۔ مقتدی امام کے پیچھے دوسری سورۃ نہ پڑھے۔ تو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ ہی نہ پڑھی جائے۔ یہاں جیسے دوسری سورۃ کیسے امام کی قرائت کافی ہے۔ ایسے ہی سورۃ فاتحہ پڑھنے بھی امام کی قرائت کافی رہتی ہے۔

۲۔ امام ربیع

جو کوئی رکعت میں امام کے ساتھ مل جائے، اسے رکعت مل جاتی ہے۔ مقتدی پڑھنے سورۃ فاتحہ پڑھی۔ مگر وہی تو سے رکعت۔ مٹی چاہیے تھی۔

۳۔ امام ربیع

مقتدین جیسے سورۃ فاتحہ کی قرائت اور آئیں ہی نہ پڑھی، تو غیر مقتدراہا بنی گناہ ہے۔ امام مقتدی پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے اور مقتدی سورۃ فاتحہ سے پیچ میں ہو تو یہ

مقتدی کی سو فی حق ترجمہ کے آئیں یہ لکھا میں ؟ جبکہ
"مراست" میں مناجا دے اور تہی سارہ وقت کے کچھ میں آئیں کہنا مرے

ہال نمبر ۵

مقتدی سے بھی سارہ وقت ترجمہ کی سو وراہ رکوت میں چاہے تو وہابی یہ
تاکے کہ یہ مقتدی کی بھی ۲۰ فی حق چھوڑ دے گا اور امام کے ساتھ رواج میں چھوڑ جائے گا
رکوع چھوڑ کر سورۃ فاتحہ مکمل کرے گا؟

چینیچ

مشرق مغرب کے علمائے حدیث کیلئے اعلان عام ہے کہ ان چار سووں کے
حکومات اور تہذیب سے کہ حدیث صریح سے دیں محض اپنی رائے شریف ستھان نہ
ہیں ہمارے علم کے کہ شاہانہ کیلئے چنانچہ کم نہ ہوئے ہوئے سے
فہمائے میں یہ صد چھوڑا میں قرآن و حدیث پر عمل کریں اور اس سے کسی نہ وقت
اتیم نہ ۲۰ کے پیچھے فرست نہ کیا کریں۔ (چاہ الحق صد دوم)

وہانوا برہکم ان کنتم صادقین

❧

مسئلہ 5

"ہر نماز کی کیلئے خواہ امام ہو یا مقتدی یہ منظر و نماز جہری ہو یا سبزی آئیں
ہستہ کہا سنت ہے"

مشرعیم مقتدی ابی جہری نما میں خواہ امام ہو یا مقتدی عند آواز سے پڑھیں
میں سنت ہے جو یہ حدیث سنت ہے۔ چنانچہ آئیں آواز سے ۱۰ میں ملدے
حدیث پوش حدیث ہے۔

حدیث نمبر ۸۲

یاری، مسلم، احمد، مالک، ابودود، ترمذی، سہل اور ابن ماجہ سے حدیث
وہ یہ حدیث سے روایت کی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اذن الامام فامضوا فلیک من وفق
فامینہ فامین الملئکة غفرلہ مامذم من دینہ (رواہ البخاری و مسلم
و احمد و مالک و ابوداؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ

ترجمہ

یاد رہے حدیث سے کہ جب امام میں ہے تو تم بھی آئیں ہو۔ (یاد رہے)
ن آئیں فرشتوں کی آئیں نے موافق ہوئی میں نے پچھلے سارہ محاف یہ ہے۔

تشریح حدیث

میں نے معلوم ہوا کہ ساروں کی موافق میں ہادی اپنے ہے جس کی آئیں فرشتوں
ن میں نے موافق ہوئی۔ چنانچہ فرشتے اپنی امتداد میں آتے ہیں کہ آئیں میں نے
ن میں کی۔ اس وہابی نے فرشتوں کی آئیں کی ہے تو ہے۔ چنانچہ وہابی چھ چھ کر

واللہ تعالیٰ اعلم پڑھا تو فرمایا آمین اور پئی "واڑ" ہستہ رکھی۔

نوٹ: ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ آمین "ہستہ کہانی رسول اللہ کی سنت ہے۔

حدیث نمبر ۲۳۲۲

طبرانی نے تہذیب الکأثر میں، وریحاوی نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کی۔

قَالَ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِحُجْرَانِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا يَأْمِينِ

ترجمہ

حضرت عمرؓ و حضرت علی رضی اللہ عنہما نہ تو "بسم اللہ الرحمن الرحیم" و پئی آم از سے

پڑھتے تھے اور نہ ہی "آمین" پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۲۳۲۳

یہی شرح ہدایہ نے حضرت ابو عمرؓ سے روایت کی۔

عن عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَخْمِسُ الْإِمَامُ أَرْبَعًا الشُّعُودَ

وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ وَرَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

ترجمہ

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ چار چیزیں امام آم ہستہ کہے

۱۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِمَّنْ شَقِیْطُ الرَّحْمِ

۲۔ اَمِّ اللہِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۳۔ آمین

۴۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

حدیث نمبر ۲۳۲۴

یہی نے حضرت ابو وائلؓ سے روایت کی کہ حضرت عہد اللہ سے مسعودی نے فرمایا۔

يَخْمِسُ الْإِمَامُ أَرْبَعًا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَالشُّعُودُ وَالشُّعُودُ

۱۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

۲۔ ربنا ربنا

۳۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

۴۔ ربنا ربنا

۵۔ آمین

حدیث نمبر ۲۳۲۵

۱۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

۲۔ ربنا ربنا

۳۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

۴۔ ربنا ربنا

۵۔ آمین

ترجمہ

۱۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

۲۔ ربنا ربنا

۳۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

۴۔ ربنا ربنا

۵۔ آمین

۶۔ ربنا ربنا

عقلمی تقاضہ

۱۔ آمین پڑھتا ہستہ کہتا

وہی آیت و ظہر میں ہے۔ تو یہ حضرت محمدؐ کی عیسیٰؑ کا میلہ ہے۔ میں اور میں
قرآن و حدیث کی روشنی میں لکھا ہے۔ یہ بدھ جیسے شاکتہ و تیرہ
تہات میں سے ایک ہے، اور وہ سب کے سب حق ہوتے ہیں۔ یہی میں حق ہے۔

التمتراضات و جوابات

الحمد لله

۱۔ بدلتا ہے۔
۲۔ بدلتا ہے۔
۳۔ بدلتا ہے۔
۴۔ بدلتا ہے۔
۵۔ بدلتا ہے۔
۶۔ بدلتا ہے۔
۷۔ بدلتا ہے۔
۸۔ بدلتا ہے۔
۹۔ بدلتا ہے۔
۱۰۔ بدلتا ہے۔

— 42 —

۱۰۰۰ سالہ سابقہ عہد کا ایک عجیب و غریب دور تھا۔
اس دور میں انسانوں نے کئی عجیب و غریب کام کیے۔
ان میں سے کئی ایسے ہیں جن کی تائید اس دور کے آثار سے ملتی ہے۔
جو اس دور کے عجیب و غریب دور ہیں۔

یہاں کی حدیں جس سے کہ تمام اہل مدینہ جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ پتلی
معدنہ سے ہے اور تمدن کی نشانی۔

۱۴

۱۔ ہفت روزہ "پاکستان" کے مدیر جناب مولانا محمد رفیع صاحب نے یہ خط لکھا ہے۔

میں نے یہ سب سنا۔ وہ کہتی تھی کہ میں نے سنا تھا کہ وہاں ایک شخص تھا۔ آج وہاں یہ شخص کی قبر ہے۔ وہ کہتی تھی کہ میں نے سنا تھا کہ وہاں ایک شخص تھا۔ آج وہاں یہ شخص کی قبر ہے۔

اور یہ۔ قریب اور بڑی روایت میں شمار کیا جاتا ہے۔

تیسرا - میں بھلی اور حدیثیں قیاسی کے مقلدوں میں۔ اور چوتھی اور
حدیثیں اور احادیث میں۔ ہر آیت میں، اور حدیثیں قائل ہیں، اور اس نے
حدیثوں کی حدیثیں قائل تک ہیں۔

یہ تھا یہ۔ مہر کی باتیں، حدیثیں قرآن پر۔ اور اس حدیث سے جو
- میں، بھائی، پشیمان، مسرت میں۔ کی سے صحابہ کرام، ہمیشہ آئیں۔ آتے تھے
تھے کی کا علم لے تھے۔ دروازے میں نہیں آتے تھے۔

چشم

عید تھا، یہ پاس ہی ہو، حدیث صحیحہ میں مودود نہیں ہے تو اس میں مارا
 مارا تو اس میں تو اس میں حدیث صحیحہ میں مودود نہیں ہے تو اس میں مارا
 مارا تو اس میں تو اس میں حدیث صحیحہ میں مودود نہیں ہے تو اس میں مارا

وہاتوا برہماکم ی گتیم صادقین

X

مسئلہ 6

”رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت ارفع یدین کرنا مکروہ اور خلاف

سنت ہے

مسئلہ ۷: اگر نماز میں رکوع کے بعد اٹھتے وقت ارفع یدین کرنا مکروہ اور خلاف سنت ہے تو کیا اس سے کوئی چیز نکلے گی؟

حدیث نمبر ۴۱۴

”مدنی ابو ذر غفاری اور ابن ابی شیبہ سے سنت عامہ ہے کہ روایت کی

قال قال ابن مسعود رضي الله عنه الا أصلي بكم صوة رسول الله

صلى الله عليه وسلم فلم يرفع يديه لأمره واحدة مع تكبير الافتتاح

وقال الرمادي حديث ابن مسعود حديث حسن

ترجمہ

ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے

صوت نہ کر رہا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں تو میں سوئے تلخیز تحریر کے

رکوع میں نہ اٹھتا تھا۔ امام احمد بن حنبلہ نے اس سے روایت کی ہے

حدیث نمبر ۵

مسئلہ ۸: اگر نماز میں رکوع کے بعد اٹھتے وقت ارفع یدین کرنا مکروہ اور خلاف

قال قال ابن مسعود رضي الله عنه اذا افتتح الصلوة رفع يديه ثم لا يرفعهما حتى يطرح

فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک

اٹھاتے، پھر نماز ختم ہونے تک ہاتھ نہ ٹھکتے۔

حدیث نمبر ۶

ابو داؤد نے حضرت ہراء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رفع يديه حين افتتح الصلوة ثم

لم يرفعهما حتى انصرفا

ترجمہ

فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز شروع کرتے وقت ارفع یدین کرتے دیکھا

اور نماز ختم ہونے تک اٹھتے دیکھا۔

حدیث نمبر ۷

حماد بن عمار نے حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم كل من رفع يديه في أول تكبيرة ثم لا يعود

ترجمہ

جو شخص نماز میں پہلی تکبیر کے بعد اٹھتا ہے اور دوبارہ نہیں اٹھتا

تو اس کی نماز باطل ہے۔

حدیث نمبر ۸

عمر بن ابی سلمیٰ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترفع الايدي عن سبع مواطن عند افتتاح

الصلوة و ستمبال البنت والصعاء و المروءة والموقفين

و لحمرتين

ترجمہ

راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ساتھیوں سے فرمایا کہ ساتھیوں کے

ساتھ ساتھیوں کے ساتھ نماز میں ساتھیوں کے ساتھ نماز میں ساتھیوں کے ساتھ

نماز میں ساتھیوں کے ساتھ نماز میں ساتھیوں کے ساتھ نماز میں ساتھیوں کے ساتھ

اس حدیث پر حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

حدیث نمبر ۱۵

ہم نے ان سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

ابن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

ترجمہ

انہوں نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

حدیث نمبر ۱۶ تا ۱۷

ابی بن کثیر نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

ابی بن کثیر نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

حدیث نمبر ۸

ابی بن کثیر نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

الركوع وعند راسه من الركوع معال به لا تعمل فانه شئ، فعنه
 رسول الله ﷺ ثم مره

ترجمہ

آپ ﷺ نے یہ شخص درود میں جاتے اور رُکوع سے اٹھتے وقت ہاتھ جاتے
 دیکھیں، تو آپ ﷺ نے اس کو منع فرمایا کہ اسے رُکوع میں ہاتھ نہ لگائے۔
 شکیہ یہ کہ اس سے جو رکوع بدلتے ہیں، پتے رتے تھے، پھر (بعد میں) اسے
 ترک فرمایا۔

ترجمہ

اس حدیث سے صاف معلوم ہو کہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت رُکوع
 یہ ہر مسلمان کے حق میں ہے، گرامہ سے یا حضور اقدس ﷺ سے رُکوع یہین ثابت ہے،
 حضور ﷺ کا آپ پہلے نفل ہے کہ جو بعد میں منسوخ کیا گیا۔

حدیث نمبر ۳۱

ابی بن کثیر نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

ترجمہ

حضرت سیدنا ابی بن کثیر نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

حدیث نمبر ۳۲

ابی بن کثیر نے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔
 میں نے ابی بن کثیر سے حضرت سیدنا ابی بن کثیر سے حضرت عمرؓ سے روایت کی۔

سید محمد علی

[illegible][illegible][illegible]

۶۔ - - - - -

[illegible][illegible][illegible]

یہ حدیث مصلحتی ہے، منطرب بھی ہے، جس بھی نے موضوع بھی ہے۔
محکمات بھی ہے (دیکھو یہی متواتر احادیث ہیں) اور اس حدیث کا یہ بھی قائل
ہیں۔ یہ حدیث اس سے قبل پڑھی جاے۔

۸۔ یہ کام بھی روئے تھی وحمید سعدی دی روئے سے تھا۔
 مریہ دی روئے اور دی روئے میں روئے پیرس کا۔ دیویشو شریف دیویشو
 (سید الصدیق) دیویشو پیرس کا۔ دیویشو شریف دیویشو پیرس کا۔

خفی بھائیو!

رفع یدین غیر مقلد و پایوں کی چوٹی کا مسئلہ ہے۔ یہ حدیث اس نے
راوی یوحید سعیدی ہیں (ان کی مایہ ناز میں ہے۔ جو وہاں سے پتے پتے ۱۰۰
ہوتی ہے۔ عام خفی لوگ ان کی چرب زبانی سے خیال کرتے ہیں کہ یہ اس نے
مضبوط ہیں۔ الحمد للہ ان کی اس دلیل کے پرچے اڑ گئے۔ اب وہاں کو اپنی چرب
زبانی سے دانا چاہیے

اعتراض نمبر ۲

بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے
انہما کان یسجدان فیہ حبس حبس حبس یسجدان یسجدان یسجدان یسجدان
کعبہ مکہ و وہاں اسے دو رکعتیں ہوتی ہیں جب کہ شروع
و رکعتیں تو پانچ تھیں بعد میں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
کے اور پھر وہاں سے تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں
بخاری و مسلم نے روایت کی ہے جس سے رفع یدین ثابت ہوا۔

جواب

اس حدیث میں یہ تو ذکر ہے کہ مصور اللہ بن عمر رفع یدین کرتے تھے۔ مگر یہ
ذکر نہیں کہ کب تک کیا تھا۔ ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ رفع یدین ان میں سے ہے تھا
بعد میں منسوخ ہو گیا چنانچہ اس حدیث میں اسی منسوخ فعل شریف کا ذکر ہے۔ اس کی
ناعیہ روایت میں جو ہم بیان کر چکے ہیں۔ (چوالیس حصہ دوم)

اس کے علاوہ بھی اعترافات ہیں یہاں سب اعترافات اور ان کے جوابات
تل برے کی گنج نش نہیں۔ وہاں کے سب عداشات مکاری کے چالے کی مانند مکرور
ہیں۔ اس کی نوبت ہے اس کے اس مضبوط سے مضبوط ہیں۔

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گالوں پر رکھو۔

حدیث

عن حذیثہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہما کان یسجدان فیہ حبس حبس حبس یسجدان یسجدان یسجدان یسجدان

حدیث

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گالوں پر رکھو۔

یہ مقدمہ ہے

اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گالوں پر رکھو۔

اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے۔

﴿ہاؤ برہنکم اب کستم صادقین﴾

مسئلہ 7

”وتر واجب ہے۔ اس کا چھوڑنے والا سخت گنہگار ہے۔ ورس کی قضا لازم

ہے

حدیث ۳۷۰۰: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے
 ایک سال میں ایک بار اس کی قضا کرنی چاہیے۔ اگر وہ اس کی قضا نہ کرے
 تو اس کی موت ہو جائے گی۔“

حدیث ۳۷۰۱: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے

قال قال رسول الله ﷺ: الوتر حق على كل مسلم

ترجمہ

ترجمہ: ”وٹر حق ہے ہر مسلمان پر۔“

حدیث ۳۷۰۲: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے

قال قال رسول الله ﷺ: يوم واحد على كل مسلم

ترجمہ

ترجمہ: ”ایک سال میں ایک بار اس کی قضا کرنی چاہیے۔ اگر وہ اس کی قضا نہ کرے
 تو اس کی موت ہو جائے گی۔“

حدیث ۳۷۰۳: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے

قال سمعت رسول الله ﷺ يقول: الوتر حق فمن لم يوتر فلا يمس

ترجمہ

”رات میں کبھی نہ رسول اللہ ﷺ سے نہ آپ ﷺ سے فرمایا کہ وتر
 میں سے ایک سال میں ایک بار اس کی قضا کرنی چاہیے۔ اگر وہ اس کی قضا نہ کرے

ترجمہ

حدیث ۳۷۰۴: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے
 ایک سال میں ایک بار اس کی قضا کرنی چاہیے۔ اگر وہ اس کی قضا نہ کرے
 تو اس کی موت ہو جائے گی۔“

قال قال رسول الله ﷺ: قال سمعت رسول الله ﷺ يقول
 في ديني ركن عروجل صلوة هي الوتر فبينا بين الصلاة الى صلوة
 فمحو

ترجمہ

ترجمہ: ”وٹر حق ہے ہر مسلمان پر۔“

حدیث ۳۷۰۵

حدیث ۳۷۰۶: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے

قال رسول الله ﷺ: من نام عن وتره فبعضه، صبح

ترجمہ

ترجمہ: ”وٹر حق ہے ہر مسلمان پر۔“

حدیث ۳۷۰۷

حدیث ۳۷۰۸

حدیث ۳۷۰۹: ”یوم مقدس میں سے ایک وتر واجب ہے۔ ہر مسلمان کو بدو میں سے

سہ ماہی سے رات دن ۱۰ صلیب سے یہ حدیث کے شرط نہیں ہے
 قال رسول اللہ ﷺ = الوتر حق علی کل مسلم

ترجمہ

وہاں سے یہ حدیث کے شرط نہیں ہے۔ ہر مسلمان پر وتر واجب ہے۔

یہ ۱۴ حدیث کا حسین گلدستہ طور پر پیش کیا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وتر واجب ہے۔

خلاصہ کلام

یہ حدیث کے آثار و کرامت کی مدد سے ثابت ہے۔ پھر وتر واجب بھی
 اس سے ثابت ہوا کہ اگرچہ اس حدیث کے الفاظ میں کسی سے وتر واجب نہیں تو وہ
 اس سے ثابت ہوا کہ وتر واجب ہے اور یہ حدیث اس سے ثابت ہے کہ

﴿ہوایرہایکم ان کسم صدقین﴾

X

مسئلہ 8

وتر کی تین رکت ہیں۔ تین سے کم یا تین سے زیادہ نہیں۔ اور تین سے زیادہ تین
 یا تین بھی نہیں۔

مگر غیر تین رکت والی دو ایک رکت والی ہیں۔ یہ بھی ثابت ہے۔
 چنانچہ وتر میں رکت دو سے کم یا تین سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

ترجمہ

حدیث مس ۱۲۱

ماں شریف طحاوی نے اپنی تصانیف میں اور اسے سند سے منقول ہے کہ
 حدیث بخاری میں ہے کہ رات میں ۱۰ صلیب سے یہ حدیث کے
 ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ موثر علیٰ کل مسلم لایہی حرم

ترجمہ

وہاں سے یہ حدیث کے شرط نہیں ہے۔ ہر مسلمان پر وتر واجب ہے۔

حدیث مس ۱۲۵

افطی ورائی سے تین رکت سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔

قال رسول اللہ ﷺ وثر البیل کوثر النهار صلوۃ المغرب

یہ حدیث کے شرط نہیں ہے۔ ہر مسلمان پر وتر واجب ہے۔

ترجمہ

حدیث مس ۱۲۷

ہاں ایک سے نہایت عمدہ ہے اور کسی بھی ابتداء کے ساتھ ہے۔

ان سب کی یونہی ثلاث رکعات

ترجمہ

ثلاث رکعات میں ہر ایک رکعت میں چار ہاتھ

حدیث نمبر ۸

ہاں ثلاث رکعات میں ہر ایک رکعت میں چار ہاتھ

ثلاث رکعات میں ہر ایک رکعت میں چار ہاتھ

مسئلہ کی اسویہ اور یہ ایت یہ نکالتا ہے کسی جس کی

اور یہ ہے چاروں اور ان کے ہیں۔

فمن حنی سمعت مصححہ ثم قام فتوضا استاک ثم صلی رکعتین ثم قام

فتوضا استاک و صلی رکعتین و اوتر بثلاث

ترجمہ

چہ حضرت نے فرمایا کہ میں نے اپنے پاس سے

سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حدیث نمبر ۳۲۹

تو میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

قال کس العیسیٰ فی الوتر یسبح اسم ربکا الاعلیٰ وقل یا ایہا

الکافرون وقل هو اللہ احد فی رکعة فی رکعة

ترجمہ

کہا کرتے ہیں کہ میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

حدیث نمبر ۱۸۵

تو میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

قال یا ایہا عائشۃ یا بنی ہشیر کان یوتر رسول اللہ ﷺ فعاتت کس یقر

فی الاولیٰ یسبح اسم ربکا الاعلیٰ وقل یا ایہا الکافرون

وہی اسالثیہ بقل هو اللہ احد والمعوذین

ترجمہ

کہا کرتے ہیں کہ میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

پر ہے تھے

حدیث نمبر ۱۹

ہاں ثلاث رکعات میں ہر ایک رکعت میں چار ہاتھ

قال ان رسول اللہ ﷺ فی الوتر یسبح اسم ربکا الاعلیٰ وہی

الرکعة الثانیۃ قل یا ایہا الکافرون وقل یا ایہا الکافرون

ولا یسلم الا فی آخرہ

ترجمہ

کہا کرتے ہیں کہ میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

میں نے اپنے پاس سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

پر ہے تھے

حدیث نمبر ۲۰

من فی شمس حضرت ابی جحش : — را بیند —

فَالْجَمْعُ الْمُسْتَمَوُّ عَمِيٌّ يُوْرُ ثَمْبٌ لَا يَنْسَمُ إِلَّا أَجْرُهُ

اے باتیں سب سے بڑی باتیں ہیں، ان میں سے کسی ایک پر بھی
توجہ نہ دے۔

۴۰۰

جی + ش + یسا۔ حضرت ابو خالد سے روایت کی۔

قال سالت، يا العالية عن الوتر فقال عدينا اصحاب رسول الله ر ر
الوتر مثل صلوة المغرب هذا وثر القبل وهذا وثر النهار

دہات تھیں۔ میں نے یہ جان لیا کہ وہاں کے لوگ تو سچے سچے مسلمان ہیں اور ان کی زبان پر اللہ کا نام ہے۔ ان کو کفر سے روکا گیا ہے۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے مذہب کو چھوڑ دیتے تو ان کو بہت مال ملتا۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے مذہب کو چھوڑ دیتے تو ان کو بہت مال ملتا۔ ان کو بتایا گیا ہے کہ اگر وہ اپنے مذہب کو چھوڑ دیتے تو ان کو بہت مال ملتا۔

حدیث نمبر ۲۲

عن ابی سعید الحدادی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

البطيراء، ن يُهتلى الرُجُلُ ووحدة

۱۔ یہ کہ جو شخص اپنے مال سے دوسروں کو کچھ دے گا
 ۲۔ یہ کہ جو شخص اپنے مال سے دوسروں کو کچھ دے گا

حضرت عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوم پوچھا کہ نماز کے بعد کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا: "پس اس بات سے منع رہنا کہ کوئی شخص یکساں رکعت وتر پڑھے۔"

ff

عن محمد بن كعب الصرخي عن أبيه عن 'البيهقي'

[illegible]

۱۳۳۳

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رجلاً من بني عبد مناف يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول سمعت الله يقول يا محمد اني قد جعلتك خاتم النبيين لا نبي بعدي

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑی بڑی سیڑھی پر چڑھ کر اپنے
 ہاتھوں سے اس کو اٹھائے گا۔

حدیث نمبر ۲۵

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ بَلِغْ ابْنَ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ يَزِيدٍ وَكَفَّةً
هَقَالَ مَا جَرَأَتْ رُكْبَةُ وَاحِدَةٌ فَحَدَّ

حضرت پر بھیجیں کہ اس میں حضرت عبد بن مسعودؓ کی ایک روایت ہے کہ
حضرت عبد بن مسعودؓ نے اس میں فرمایا کہ اس میں حضرت عبد بن مسعودؓ کی ایک روایت ہے کہ
ہرگز ایک حرکت و ہرگز کافی نہیں تھا۔
یہ اس حدیث میں مذکور ہے کہ یہ ہے۔

حضرت عبداللہؑ مسکو پہنچے مگر ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے
 قریبی اقارب سے ملنے کے لیے مسکو پہنچیں۔ ان کے ساتھ ایک
 شخص تھا جس کا نام تھا "ابو جعفر"۔ ان کے ساتھ ایک
 شخص تھا جس کا نام تھا "ابو جعفر"۔ ان کے ساتھ ایک
 شخص تھا جس کا نام تھا "ابو جعفر"۔ ان کے ساتھ ایک

چیلنج

خیمہ عقلمند: ہالی چہ بتا میں سے

﴿ہاتوا برہمکم نکتہ صادقین﴾

”مادرہ کی آبروی رخت میں فقرات سے بعد، نوع سے پہلے۔“

پیشہ و مہارت کے ساتھ ساتھ ایک نئے دور کی ضرورت ہے۔

12

[illegible]

قال سمعت ابا بكر وعمر وعثمان وعبد الرحمن بن عبد الله بن مسعود بنحوه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يحب المتكفلين

1987

وہاں سے کہیں نہ گئے وہاں سے کہیں نہ گئے وہاں سے کہیں نہ گئے
کہیں نہ گئے وہاں سے کہیں نہ گئے وہاں سے کہیں نہ گئے

حدیث نمبر ۶۲۴

اور اؤد و ترمی و راہن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ امیر اللہ الخائب علیہ السلام سے

ایت ۱

و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی حرویرہ اللہم امی

عوبہ یک یح

ترجمہ

اے عوبہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

اے عوبہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

ترجمہ

عن امی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یویر بثلث

و کعب کان بشاراً فی الاولی بستیج، سم ربک، لا علی، وہی الثابۃ

بمیل سائہ لکافروں وہی الثابۃ بقل مو اللہ احد و یمن قبل

الروکوع

(بخاری میں اس کی شہادت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ)

ترجمہ

حضرت امی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین باتیں فرماتے تھے

کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

ترجمہ

عن امی بن کعب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرست فی الوتر قبل

الروکوع

(بخاری میں اس کی شہادت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ)

ترجمہ

حضرت امی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

ترجمہ

عن عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ عنہ ان النبی ﷺ کان یمن قبل

الوتر قبل الروکوع

(بخاری میں اس کی شہادت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

ترجمہ

ابو محمد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

ابو کعب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ

ترجمہ

بخاری میں اس کی شہادت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ

۳۔ روغ سے پکے ہو۔
۴۔ ہر سال پر بھی چاہیے۔

دعا کے قوت نماز و تر میں رکوع سے پہلے و ہر سال پر پڑھنے کے ثبوت میں

اقوال صحیحہ و اقول ائمہ دین

قوب اول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب وضو کرے
تو کہے (ترجمہ) اے اللہ میں نے تجھ سے دعا کی ہے کہ تیرے قوت و شرف و قوار
پائے تھے اس کا مسئلہ تھا کہ روغ سے پکے ہو۔ ثبوت پر حق ہے۔
(۱) روغ سے پکے ہو (۲) روغ سے پکے ہو (۳) روغ سے پکے ہو (۴) روغ سے پکے ہو

قوب ثانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب وضو کرے
تو کہے (ترجمہ) اے اللہ میں نے تجھ سے دعا کی ہے کہ تیرے قوت و شرف و قوار
پائے تھے اس کا مسئلہ تھا کہ روغ سے پکے ہو۔ ثبوت پر حق ہے۔
(۱) روغ سے پکے ہو (۲) روغ سے پکے ہو (۳) روغ سے پکے ہو (۴) روغ سے پکے ہو

قوب ثالث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب وضو کرے
تو کہے (ترجمہ) اے اللہ میں نے تجھ سے دعا کی ہے کہ تیرے قوت و شرف و قوار
پائے تھے اس کا مسئلہ تھا کہ روغ سے پکے ہو۔ ثبوت پر حق ہے۔
(۱) روغ سے پکے ہو (۲) روغ سے پکے ہو (۳) روغ سے پکے ہو (۴) روغ سے پکے ہو

خلاصہ کلام

ان تمام احادیث اور اقوال صحیحہ و کرامہ میں ایک صریح قہر ہے کہ
کے صحابہ و پیغمبر نے صرف آخری نصف رمضان میں دعا کے قوت پر بھی۔ وہ سری علف
میں۔ باقی تمام سال دعا کے قوت نہیں چاہی۔ انہیں بھی مذکور نہیں۔ بلکہ سیدنا
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی روایت سے صراحتاً متفق اور ثابت ہے کہ ہر کار و عالم
ہر روز اس دعا کو کہے۔ ہر سال ہر روز و ہر وقت میں دعا کے قوت پر حق ہے۔
سب پہلے دعا کے قوت پر حق ہے۔

(۱) ہاتھ ابرو ہانک کر کہتے صدق ہیں

X

مسئلہ 10

”وہ ترکے عدوہ کسی اور نماز میں بالخصوص نماز فجر میں قنوت پڑھنا سخت منع ہے۔“
 مگر فیہ مقدمہ دینی (جو کہ) وتر میں (وہ رمضان کی آخری پندرہ تاریخوں کے
 عید کے قنوت میں پڑھتے۔ امت مسلمہ فجر کی دوسری رعت کے بعد نماز
 قنوت میں پڑھتے ہیں۔ بعد سرکارِ اقدس کے یہ دعائے قنوت فجر کی دوسری رعت میں
 پڑھا کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیحہ ہے۔ اور کچھ بھی نہ پڑھی۔
 یہاں پر اس بات میں نماز فجر کی دوسری رعت میں دعائے قنوت کے مسنون ہونے
 سے بارے میں شک نہ ہوگا۔ حدیث پیش خدمت ہے۔

حدیث نمبر ۲۴

بخاری، مسلم، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

إِنَّمَا قُنُوتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا إِنَّهُ كَانَ يَبُحُّ أَنْ يَأْتِيَ بِقُنُوتِ لَيْلِهِمُ
 الْفَجْرِ، سَبْعِينَ رَجُلًا فَأَصْبَحُوا فَقُنُوتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
 الرُّكُوعِ سَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ (رواه البخاری و مسلم)

ترجمہ

میں نے قنوت صرف ایک ماہ پڑھی۔ آپ صبح کے تہجد میں جو
 قنوت پڑھتے تھے ایک گھنٹہ پہلے ہی پڑھتے تھے۔ تو حضور
 قدس کے ایک ماہ تک رات کے بعد نماز پڑھنا دعائے قنوت
 قنوت پڑھی

قنوت ایک ماہ فیہ کے معنی یہ کہ حضور قدس کے قنوت میں ایک گھنٹہ پہلے نہ
 تھا۔ بلکہ رات کے بعد نماز پڑھنا اس کے بعد منہاج ہو گیا۔

حدیث نمبر ۳

طیوسی سریف سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
 قَالَ قُنُوتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْرًا يَدْعُو عَنِّي رَجُلٌ وَدُكْوَانٌ
 فَلَمَّا طَهَّرَ عَلَيْهِمْ تَرَكَ الْمُنُوتَ

ترجمہ

فرماتے ہیں: یہ حضور انور ﷺ نے صرف ایک ماہ دعائے قنوت پڑھی (اور عرب
 نے جس قبیلے) رات کے دو گھنٹوں (اور پھر) پھر دعا نہ پڑھی۔ آپ صبح کے
 صبح کے تو آپ صبح میں قنوت پڑھتے تھے۔

حدیث نمبر ۵۳۳

ابوداؤد نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔
 أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَمَّ شَهْرًا ثُمَّ تَرَكَهُ

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک ماہ قنوت پڑھی۔ پھر چھوڑ دی۔

حدیث نمبر ۸۳۶

ابن ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ نے حضرت ابومالک اشجعی سے روایت کی۔
 قَالَ قُنُوتُ لَيْلِي يَأْتِيكَ أَتُكُّ قُنُوتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَأَبْنَى بَكْرًا وَبَكْرًا وَعُثْمَانَ وَعَلِيَّ فُلَمَّا نَالُوا الْكُفَّةَ دَحَا أُنْ حَمَسَ سَبْعِينَ
 كُنُوا يَقْنُوتُونَ قَالَ يَابُنِي هَذَا مُحَدَّثٌ

ترجمہ

حضرت ابومالک اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماہ سے پہلے آپ
 سے سنا کہ: ”رخصت ہو کر ہم نے علیؑ سے پہلے قنوت پڑھا
 ہاں ہاں یہ صحیح ہیں۔ یہاں حضرت قنوت پڑھتے تھے“ تو میں نے فرمایا کہ
 یہ حدیث ہے۔

نوٹ: معلوم ہو کہ قنوت نماز فجر میں سنت کے بالکل خلاف ہے۔ اور بدعت
سینہ ہے۔ (پ + حق ج ۲ ص ۸۷)

حدیث نمبر ۱۰۵۹

ہام مسلم در امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی۔

وكان يقول في بعض صلواته اللهم العن فلانا وفلاناً لاخيه من العرب
حتى اقول اللهم ليس لك من الامر شيء.

ترجمہ

حضور انور ﷺ اپنی بعض نمازوں میں فرمایا کرتے تھے کہ خدایا فلاں فلاں عرب
کے بعض قبیلوں پر رحمت نہ بھیجے یہاں تک کہ یہ تیرے کریم مارل ہوں پس ایک
س لاہر شیء۔

نوٹ: اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے۔

- ۱۔ قنوت فجر کی نماز میں پڑھنا منسوخ ہے۔
- ۲۔ حدیث قرآب پاک سے منسوخ ہو سکتی ہے۔ کہ اگر نماز فجر میں دعائے
قنوت پڑھنا حدیث سے ثابت ہے تو اس کا نسخ قرآن پاک سے ثابت ہے۔

حدیث نمبر ۱

ابو محمد بخاری نے حضرت امام عظیم ابو حنیفہؒ سے انہوں نے عطیہ عوفی سے
انہوں سے حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت کی۔

عن النبي صلى الله عليه وسلم انه لم يثبت الا اربعين يوماً يدعو على
عصبة ودكوان ثم لم يثبت الي ان مات

ترجمہ

نبیوں نے حضور پاک ﷺ سے روایت کی کہ حضور کرم ﷺ نے چالیس دن
کے ۱۰ قنوت نہیں پڑھے۔ ان چالیس دن میں آپ ﷺ نے (عرب کے بعض

قبیلوں عصیہ اور وائل (نمیرہ) پر دعا پڑھائی تھی۔ یہ دوسرے نبی بھی تھے۔
یہ (مارٹر میں) ثابت نہیں ہو سکتی۔

حدیث نمبر ۱۲

عاطقہ میں محدث نے اپنی حدیث میں ہام و حنیفہ سے روایت کی
عن الامام الاعظم عن ابن عیاش عن ابراهيم عن علقمه عن
عبد الله بن مسعود رضي الله عنهم قال لم يثبت رسول الله
من بعد رسوله من المحر ولا شهرا واحدا لانه حارب المشركين
وقلب بدعوهم

ترجمہ

ہام عظیم نے ابن عیاش سے روایت کیا۔ وہ ابو ہریرہؓ سے۔ اور ابو ہریرہ
نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود
نے یہ کہ حضور اللہ ﷺ نے نہ مارٹر میں کبھی قنوت نہیں پڑھی۔ نہ
ایک مہینہ۔

واقعہ ہیر معونہ

مراد حد سے چار ماہ بعد سے نہیں۔ ۳۵ دن۔ توقید طہر کا نہیں
تھا۔ طہر میں رکاوٹ نہ ہو۔ خدمت میں حاضر نہ ہو۔ اور قنوت کی کتاب
پڑھنے میں نہ ہو۔ عت کی حد کی طرف روانہ نہ ہو۔ جو قبیلوں سے قنوت
عوت سے۔ تو آپ ﷺ نے حنیفہ سے روایت کیا۔ بعد کے مدیر
کے اہل حد میں قنوت پڑھنے میں گئے۔ ان کے ہاں آپ کے صحابہ اور اپنی چاہ
ایک جوں کی تو حال میں کہ میں وہی قصہ پہنچا ہے۔ چاہیے یہ حق کا ہے۔ آپ
حصہ سے۔ یہ اصل القدر صحابہ میں سے نہ لانا اور اس کا تھ کر آپ سے۔ یہ
ان بات میں۔ وہاں وہاں قنوت تھے۔ میں سے آخر سے۔

میں نے سنا کہ وہ ایک جرمی تھا جسے شہر و فر وقت سے پہلے اس نے
سزا دی تھی۔ یہ وہ ہے جو پانچویں ہے۔

[illegible]

$\frac{1}{m} \sum_{j=1}^m \log \left(\frac{\lambda_j}{\mu_j} \right)$

[illegible]

۱۰۰ مطبوعاتی وکی و تحقیق

۱۔ اسی نے تاریخ معانی لکھا مگر اسے صفحہ ۴۴ تک آنکھ مصیبت میں
مبارکجی میں دعائے قنوت پر کتب لکھی۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ
حضرت عبد الرحمن بن ابی بکرؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت روایت سے ثابت کیا ہے کہ رسول
اللہ ﷺ نے صرف یہ دعائے قنوت پڑھی۔ پھر جب بیس ایک سال لایموشی (موت)
میں عمر بن ابی وقاصؓ (مارس ۲۰) نے پڑھی۔ پھر حضرت عائشہؓ نے قنوت پڑھی۔ ترکہ لکھی۔ اس کے بعد
پھر بھی کسی (موت) مبارکجی قنوت نہیں پڑھی

خاصہ کلام

تذکرہ اقبال کا حالات جنگ ہو یا غیر حالات جنگ سوا میں قیامت پڑے
 'ملاشت' - 'ملاشت' کے غیر میں کوئی سہارا نہ ملے گا اور وہی سہارا میں (مجلس)
 حالت جنگ میں مصروف ہے قیامت کائنات سے وہی آتی ہے یہ فیسر لک میں
 'امیر خسرو' نازل ہونے کے بعد ترک لہر مادی - اس آیت کے نزول نے جدا چرخی
 قیامت کا دعویٰ کیا تھا قیامت نہیں - اس طرح 'ملاشت' کے بعد میں قیامت کی دعا

وہی کہہ دے کہ یہ میں ہی ہوں نہ معلوم ہوا۔ لوگ سرگرم ہوتے رہے۔
 مگر کبھی کبھی نہ رہے۔ نہ وہ کہہ دے کہ وہی میں ہوں۔

المحقق

نہ کہہ دے کہ وہی میں ہوں نہ معلوم ہوا۔ لوگ سرگرم ہوتے رہے۔
 مگر کبھی کبھی نہ رہے۔ نہ وہ کہہ دے کہ وہی میں ہوں۔

﴿هتوا برهانكم ان كنتم صادقين﴾

✽

مسئلہ 11

”مرد کیلئے سنت یہ ہے۔ کہ دونوں التحیات میں داہنا پاؤں کھڑا کرے، اور
 بایاں پاؤں بچھ کر اس پر بیٹھے۔ جہد عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے۔ اور
 سرین زمین پر رکھے۔“

مگر غیر مفید وہابی اس کے خلاف کرتے ہیں۔ پہلی التحیات میں مردوں کی
 طرح بیٹھتے ہیں۔ جبکہ دوسری التحیات میں عورتوں کی طرح بیٹھتے ہیں۔ جو کہ سرسنت کے
 خلاف ہے۔ چنانچہ دونوں التحیات میں باپاؤں کھڑا کر کے درہیوں پاؤں بچھ کر اس پر
 بیٹھنے کے ثبوت میں گلدستہ حدیث پیش کیا جاتا ہے۔

حدیث مسر

مسلم شریف میں ہے: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت سے ایک طویل
 حدیث نقل کی۔ جس کے آخری الفاظ یہ ہیں۔
 وکلن یعرض رجلہ اليسرى وينصب رجلہ اليمى

ترجمہ

آپ ﷺ داہنا پاؤں بچھتے تھے۔ اور داہنا پاؤں کھڑا کرتے تھے۔

حدیث کسر ۳۲۲

بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

قال انما السنة في السجدة ان تنصب رجلك اليسرى وتكس اليسرى
 واد اليسرى واستقباله باصبعها القبلة

ترجمہ

سنت یہ ہے کہ پڑھنا پاؤں کھڑا کرے۔ اور بائیں پاؤں بچھے۔ ساری سنتیں پر

یہاں سے پاؤں کی انگلیں قبل کی طرف ۔۔۔

حدیث نمبر ۹۲۳

بھارتی شریک اور مالک بواؤ ۱۰ سال سے سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عمر بن
۔۔۔ روایت ہے۔

اِنَّهُ كَانَ يَسِرُ عِنْدَ اللَّهِ اَبْنُ عُمَرَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ اِذَا جَلَسَ فَكَانَ فَعْلُهُ
وَاَبُو عَبْدِ حَدِيثِ النَّسْرِ هُنَا فِي عِنْدَ اللَّهِ اَبْنُ عُمَرَ وَقَالَ سَمِعْتُ الصَّلَاةَ
اَنْ يَحْصِبَ رَجُلًا الْيَمْسِي وَتَلْسِي رَجُلًا الْيُسْرَى فَقُلْتُ لِمَ اَنْتَ تَعْمَلُ
ذَاكَ اِنْ رَجُلًا لَا تَحْمِلُ

ترجمہ

جناب عبد اللہ نے اپنے والد محترم حضرت عبد بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ
آپ نماز میں چہاروں نوکروں پر بیٹھتے تھے۔ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بھی یہی
حیثیت میں نوکروں سے تھا۔ (میرے والد محترم) حضرت عبد بن عمر رضی اللہ
عنہما نے اس سے منع فرمایا۔ اور یہ کہ نماز کی مدت یہ ہے کہ میرا ہاتھ پاؤں ہڑا کرو
اور ہاتھ پاؤں بچھاؤ۔ میں نے کہا کہ آپ تو یہ کرتے ہیں (یعنی چہاروں نوکروں پر بیٹھتے
ہیں) تو انہوں نے فرمایا (میرے چہاروں نوکروں پر بیٹھنا یہ ہے) کہ میرے پاؤں میرے
وجہ سے ٹھنکے رہیں (مذکورہ ہے)

حدیث نمبر ۹۲۸

ترجمہ شریک اور مالک بواؤ ۱۰ سال سے سیدنا محمد بن عمر بن

فَعَالٌ فَدُمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَمْ يَأْخُذْ بِالصَّلَاةِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ مَعْنَى التَّسْبِيحِ اِفْتَرَسَ رَجُلُهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ
الْيُسْرَى عَلَى فَجْهِ الْيَمْنَى وَحَصَّبَ رَجُلُهُ الْيَمْنَى

صورت وال بن حجر سے فرماتے ہیں جب میں مدینہ آیا تو میں نے (دوسری دس

میں پہنچے) تھا کہ میں حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہاتھوں کا۔
(یہاں نہیں)۔ (دیکھا کہ) جب آپ صبح نماز میں (یعنی اتھارت کیلئے) بیٹھے تو
آپ ۔۔۔ ہاتھ پاؤں بچھا دیے۔ اور ہاتھ پاؤں ہاتھ پاؤں میں رات پہنچا دیے۔ اور
۔۔۔ ہاتھ پاؤں ۔۔۔

حدیث نمبر ۹۲۹

عَنْ أَبِي ثَرْيَبٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
اِنَّهُ كَانَ يَسْتَحَبُّ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يُعْمِدَ يَدَهُ
الْيُسْرَى عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَجْلِسَ عَلَيْهِ

ترجمہ

آپ مستحب فرماتے تھے کہ مرد ہاتھ پاؤں زمین پر بچھاؤ۔ اور میں نے بیٹھے۔

حدیث نمبر ۹۳۰

ابو داؤد نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ اِفْتَرَسَ رَجُلُهُ الْيُسْرَى
حَتَّى اسْوَدَ ظَهْرُ يَدِهِ

ترجمہ

بن حجر سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
آپ ۔۔۔ کہ مدت میں بیٹھتے تو ہاتھ پاؤں بچھاتے تھے۔ یہاں تک کہ

حدیث نمبر ۹۳۱

بکری شریک اور مالک بواؤ ۱۰ سال سے سیدنا محمد بن عمر بن
کے اثر کی وجہ سے ہیں۔

فَاِذَا جَلَسَ فَيُصَبِّحُ رَجُلُهُ الْيَمْنَى وَالْيُسْرَى رَجُلُهُ الْيُسْرَى

ترجمہ

جب مرد کی مبارک ہاتھوں میں بیٹھے تو ہاتھ پاؤں ہڑا کرے اور ہاتھ پاؤں بچھاؤ۔

حدیث نمبر ۳

طحاوی شریف نے حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت کی۔

قال صلیت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت لا حول
صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلنا قد التفتد فرش
رجله اليسرى ثم قعد عليها

ترجمہ

وائل بن حجرؓ فرماتے ہیں میں نے حضور اقدس ﷺ کے پیچھے یہ سوچی برسرِ پڑھی
کہ جب کہ وائل بن حجرؓ (کا طریقہ) یا کر دیکھا۔ فرماتے ہیں کہ اس تصور پر
قیامت میں بیٹھے تو آپ ﷺ نے ہاتھ پاؤں اٹھایا اور چمک پڑے۔

حدیث نمبر ۴

طحاوی شریف نے حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی۔ جس
— آری الفاظ یہ ہیں۔

فإذا قعد للتشهود اضع رجله اليسرى ونصب اليمنى على صدرها
ومشده

ترجمہ

حضور اقدس ﷺ جب قیامت میں بیٹھے تو آپ ﷺ نے ہاتھ پاؤں (پیچھے)
اٹھایا اور ہاتھ پاؤں کے نیچے پر حرا۔ (چرا) قیامت پڑھی۔

نوٹ: یہ وہ حدیث ہے علاوہ دیگر بہت سی حدیث ہیں کہ جس سے مراد میں بیٹھے
کھینچنے والے پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

فقہاء عام کے نزدیک

مذہب کے ایک نماز میں بیٹھنے کی تمام صورتوں میں سنت طریقہ یہی ہے کہ ہاتھ پاؤں

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

— ہاتھ پاؤں اٹھا کر اور ہاتھ پاؤں چھ کر اس پر بیٹھا ثابت ہے

حدیث ہامی کی ہے اس حدیث کا صحیح قرار دیا ہے۔ اس کو صحت کی قدر دینی ہے۔
اس حدیث کا صحیح قرار دیا ہے۔

خلاصہ کلام

اس حدیث کی روایت درالمنہاج میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں شمس بن ہارث
میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔
اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔
اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔
اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔ اس حدیث کی روایت میں ہے۔

و ہاتھ ابرہہ ان کنتہ صادقہ

۲۰

مسئلہ 12

’نماز چارہ میں تلاوت کی نیت سے سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھر سورۃ بقرہ پڑھنا منع ہے
اور حدیث سنن میں ہے۔‘

مگر غیر مقدمہ دینی نماز چارہ میں سورۃ فاتحہ تلاوت کی نیت سے پڑھنا واجب
ہوتا ہے۔ چنانچہ ہمیں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے ثبوت میں گلدستہ احادیث
پیش کرتے ہیں۔

حدیث مسند

جیسی شرح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۵۳ اپنی تفسیر الفاتحہ میں ہے۔

وَمَنْ كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ وَكَانَ عَمْرُ ابْنِ الْحَطَّابِ
وَعَلَى ابْنِ ابْنِ طَالِبٍ وَابْنِ عَمْرٍ وَابْنُ هُرَيْرَةَ وَابْنُ التَّبَّعِينَ عَطَاءُ وَ
طَائِبُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَابْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ جَبْرِ
الشَّعْبِيُّ وَابْنُ الْحَكَمِ قَالَ ابْنُ الْمُنْكَدَرِ قَالَ ابْنُ مَجَاهِدٍ وَابْنُ وَثَّابٍ وَابْنُ
مَالِكٍ قَرَأَ الْمَلَأَةَ لَيْسَتْ مَقْمُولًا بِهَا فِي بَلَدٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْجَنَازَةِ

ترجمہ

در جو حضرت نماز چارہ میں تلاوت نہ کرتے تھے اور اس کا انکار کرتے تھے۔ ان
میں حضرت عمر بن خطابؓ، علی بن ابی طالبؓ، ابن عمرؓ اور ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہم ہیں اور
ابن عباسؓ، ابن عمرؓ، ابن مسعودؓ، ابن سیرینؓ، سعید بن جبیرؓ،
جابر بن عبد اللہؓ اور حکم بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ یہی قول صحابہؓ و تابعینؓ ہے۔
ہام مالک فرماتے ہیں کہ ہمارے شہر (مدینہ منورہ) میں نماز چارہ ہونے سے روایت
ہوئی ہے کہ ان روایت میں نہیں

حدیث نمبر ۳

مؤلف امام مالک میں بروایت تابع عن ابن عمر ہے۔

ثَابِتُ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ (فتح القدیر)

ترجمہ

سیدنا عبد بن کعب رضی اللہ عنہما نماز میں تلاوت قرآن پاک نہ کرتے تھے

حدیث نمبر ۳

عَنْ سَنَنْدِلِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ كَيْفَ بَصَّيْتُ عَلَى الْحِجَارَةِ فَعَالَ بُوْهُرَيْرَةَ اَنَا

لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَيْفَ بَصَّيْتُهَا فَعَالَ وَصَفَتْ كِبَرُوتَ وَجْهِهِ

وَاللَّهُ وَصَلَتْ عَلَى بَنِيهِ ثُمَّ أَقْوَى اللَّهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنِ

أَمِيكَ كَانَ يَسْهَدُ فَتَحَ الْمَدِينِ

ترجمہ

روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ

جب وہ اپنے پڑھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا تمہاری عمر کی قسم میں بتاتا ہوں میں

میت کے گھر سے اس کے ساتھ جاتا ہوں جب میت رکھی جاتی ہے تو تکبیریں کہتا

ہوں و اس وقت کہ اس کے بعد ہی کریمہ پروردگار بھیجتا ہوں۔ پھر یہ

پڑھتا ہوں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَحِيَّاتُ بَدَنِ بَدَنِ بَدَنِ

میں آپ و حیدرہما کی توحیاتی ہے۔

غور فرمائیے حضرت ابو ہریرہؓ کی تائیدیوں میں حدیث میں مار جانا کہ

ہر روز اذان پڑھنا و ذکر تو نے مجھ کو قرآن پاک کا دل بہا دیا ہے۔ معلوم

ہو کہ یہ بڑے متبحر و متفہم و مہذب و مہذبہ ہیں تلاوت قرآن پاک میں کرتے تھے

(مورخہ ۲۳ دسمبر ۲۰۰۱ء)

یہاں تک اس کتاب کا مسودہ منگل کی مرکزی لائبریری مع مسجد محمدیہ نورانی منگل کالونی میں

پیش کرکے دیا۔ ورنہ ہمیں اس مسجد میں سے مدد حاصل نہ ہوتی تھی۔

۱۔ "فضائل صلوٰۃ و سلام" صفحات ۳۲۸۔ موضوع درود شریف کی فضیلت

۲۔ "فضائل میدانِ مصطفیٰ" صفحہ ۶۰۸۔ موضوع میدانِ مصطفیٰ کی فضیلت

۳۔ "رباعین فی فضائل علم دین" صفحہ ۵۰۔ موضوع علم دین کی فضیلت

۴۔ "قانونیہ جلالیہ" صفحات ۲۸۸۔ موضوع علم صرف کے قانونی اثرات

۵۔ "مرآت احوال شرح شرح مائتہ عامل" موضوع شرح مائتہ عامل کا رد و ترجمہ

نشر تہ اور اردو ترکیب۔

۶۔ "فضائل اعتکاف" صفحہ ۸۸۔ موضوع اعتکاف۔ فضائل و مسائل۔

۷۔ "فضیلت شبِ برکت" شبِ برکت کی فضیلت اور فوائد۔

۸۔ "ندۂ رسول اللہ ﷺ" یا رسول اللہ ﷺ کہنے کا ثبوت۔

۹۔ "بیعت طریقت" بیعت کی ضرورت اور مرشد کامل کے اوصاف۔

۱۰۔ "مہر حرمین شریفین" صفحہ ۸۸۔

۱۱۔ "تسلیس القلوب" ۹۷۲ صفحات۔ ۲۰۰۰ جلدات۔ ۱۳۰۰ جلدات رسول اللہ ﷺ

۱۲۔ "مسائل فقہی پر مشتمل" مدار کے فضائل و مسائل پر مشتمل درود و جواب کتاب۔

"Rules & Benefits of Itikaf"

(an English version of "Fazail-e-Itikaf")

۱۹۶۹ء میں صوفی محمد صادق گیلانی نے حضور قید عالم حافظ الحدیث مرہید حقانی

پیر لکھنوی حضرت جلال الدین شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر

منجھ کا دینی میں ہر مہذب سے درجہ مستحق۔ تو حضور قید عالم علیہ الرحمۃ نے منگل میں

خدمت دین کیسے مجھ سیدہ کارکی ڈیوٹی لگا دی۔

فالحمد للہ رب العالمین۔ کہ میں نے منگل میں رو کر خدا ہی ملی، تصفیٰ، تدریس اور

تعمیری مہمت کا کام کیا۔ منگلا کی خوبصورت ترین جامع مسجد (محمدیہ یورپ) تیار ہو گئی۔ اور ساتھ ہی ساتھ ڈبل اسٹوری دارالمصوم (جلالیہ نقشبندیہ) بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تیار ہو گیا۔ یوں نہ صرف مقدی طلبہ و طالبات بلکہ بیرونی اقامتی طلبہ و طالبات کی تعلیم و تدریس و رہائش کا بھی بہترین انتظام انجام ہوا گیا۔

منگلا کالونی میں 1969ء تا جنوری 2001ء ہر طرح کے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ خفیہ مت ممد و فرما خیر دار اور خدمت گزار لوگوں نے اپنی اپنی عقیدت مندی، فرمانبرداری و خدمت گزاری کا بھرپور ثبوت دیا اور جان، مالی، آئی قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں خیر عطا فرمائے اور دینی و دنیوی بھلائیوں سے مال مال فرمائے۔

اور پیسے لوگوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ کہ جن کی ہر وقت سوچ بچی رہی کہ کس طرح مسجد و مدارس و خانقاہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مدد عطا فرمائے۔

مگر اللہ رب العزت میں سے مستقل مرانی کا مظاہرہ کیا۔ ان لوگوں کی عطا کردہ مہمت سے چمکتے ہوئے 32 سال کا طویل عرصہ منگلا میں عورت و شان سے گزرا۔ اب میرے رب کو یہ منظور ہوا کہ منگلا سے ہزاروں میل دور یہاں دیر خیر (برطانیہ) میں دین کی خدمت کر سکو۔ برٹکھم (برطانیہ) میں میرے آنے کا خط بری سبب جامع مسجد محمدیہ یورپ و منگلا کالونی کے ناظم اعلیٰ جناب گرامی قدح جی محمد مالک صاحب جو منگلا میں تدریسی تھیں۔ سترین نفٹ خوان بھی ہیں کے فرزند ارجمند، مراہرے خجائی تاجدار، خدمت گزار رشاد و رشید صاحب و ظہیر احمد صاحب ہیں۔ جو کہ منگلا میں تو ہر دھرم و رسم کے لوگوں سے میں بھی معروف ترین شخصیت میں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور انکی عطا کردہ صد جنتوں سے حافظ ضعیف احمد صاحب نے جی پڑاوشن۔ اور یہاں کے لوگوں میں میرا تعارف کیا۔ چنانچہ Jamia Mosque Ghausia, 237, Albert Road, Aston, Birmingham, (U.K) کی مسجد کمیٹی کے قانون سے 25 جنوری 2001ء کو اس جامع مسجد کے امام، خطیب و شیعیت

میں مجھے بلوایا گیا۔ دل کی گھبراہٹوں سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جامع مسجد کی کمیٹی کے پر خلوص تقویٰ اور شہر و رشید حافظ ضعیف احمد صاحب کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائے۔ 25 جنوری 2001ء کی رات اور 26 جنوری کا دن میری برطانوی زندگی کا آغاز تھا۔ اللہ تعالیٰ مجھے یہاں رہ کر باقیہ زندگی میں بھی اپنے دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کتاب کا باقی حصہ اسی جامع مسجد غوثیہ میں بیٹھ کر لکھا جا رہا ہے۔ اللہ کریم ہے یہ ساری کرمیوں کے صدق سے قبول و منظور فرمائے۔ (آمین بحرمت نبیہ صلی علیہ وسلم)

————— (احادیث پاک کا سلسلہ جاری ہے) —————

حدیث ۴

عن جابر رضی اللہ عنہ قال ما جاح لنا رسول اللہ ﷺ ولا انوبكم و
نمر فی الصلوة علی المیت بشنہ۔

ترجمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اور حضرت ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے نماز جنازہ میں کسی میت سے ہاتھ نہ کوٹھیں نہیں فرمایا۔

(بخاری المصنف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ طبع ۱۴۰۶ھ)

حدیث ۵

عن عمرو بن شعیب عن ابيه عن جده عن ثلاثين من اصحاب رسول
اللہ ﷺ انہم لم یقوموا علی شئ، فی امر الصلوة علی الجنائزۃ

ترجمہ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم عظیم الرضوان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نماز جنازہ میں کسی میت پر نہ کھڑے ہوئے۔

(بحوالہ مصنف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی الشریعہ الاولیٰ ۱۳۷۶ھ)

حدیث ۶

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ لِمُصَالَةِ مَنْ عُبِيدَ هَلْ يُغْفَرُ عَلَى الْمَيْتَةِ شَيْءٌ هَلْ

لا

ترجمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے مقلد بن عبیدہ سے پوچھا کہ کیا میت پر قرآن میں سے کچھ پڑھا جائیگا۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔

(بحوالہ مصنف جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی الشریعہ الاولیٰ ۱۳۷۶ھ)

حدیث ۷

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْوَةَ عَنْ ابْنِهِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ "أَقْرَأْ عَلَى الْجَنَازَةِ لَعَلَّكَ الْكَتَابَ قَالَ لَا تَفْعَلْ"

ترجمہ

حضرت سعید بن ابی مرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابی مرۃ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا میں نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھوں؟ فرمایا نہ پڑھو۔

(صحیح مسلم جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ مکتبہ دار الفکر)

حدیث ۸

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ سَالِمًا أَفْكَتَ الصَّلَاةَ عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ عَلَى الْجَنَازَةِ

(صحیح مسلم جلد ۳ صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ مکتبہ دار الفکر)

حدیث ۹

"مردم جس دیندہ اندیشہ نہا جہادہ میں قرآن مجید پڑھنے کے عدم جواز پر متواتر آیتوں کے ذریعے نص کرتے ہیں۔

والسأحدث عن مسعود رضي الله عنه قال لا يوقت لتأني الصلوة

على الجنائز دعاء ولا قِرَاءَةَ كَبْرٍ كَبْرٍ لِأَمَامٍ وَآخِرٍ مِنَ الدُّعَاءِ الْحَيِّهِ وَهَكَذَا رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا لَيْسَ فِيهِمَا هِرَاءُ نَسِيٍّ مِنْ أَسْرَارٍ وَتَوَلَّى حَدَّثَ حَبْرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ فِيهِ عَلَى سَبِيلِ الْفَنَاءِ لَا عَلَى وَجْهِ قِرَاءِ الْقُرْآنِ وَلَا فِي هَذَا لَيْسَ بِصَلَاةٍ عَلَى الْحَقِيقَةِ إِنَّمَا هِيَ دُعَاءٌ وَاسْتَعْمَارٌ لِلْمَوْتِ الْأَوَّلِيِّ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهِمَا أَرْكَانُ الصَّلَاةِ مِنَ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَالْحَيَّةِ لِأَمَانِهَا فَمَا سَبَقَ أَنَّهُ الصَّلَاةُ فِي الدُّعَاءِ وَاسْتِطَاعَ الطَّهَارَةَ وَاسْتِغْنَاءَ الْعَبْلَةِ لَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُمَا صَلَاةٌ حَقِيقَةٌ وَإِنْ فِيهَا هِرَاءُ كَسَجْدَةِ الْكَلَاةِ وَلَا تَرْفَعُ إِلَّا بِدَعَايِ الْكَبِيرَةِ الْأَوَّلِيِّ لَا أَمَامَ الْعَوْمِ فِيهَا سَوَاءٌ

ترجمہ

ہماری دلیل حضرت عبد بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ہے کہ دعاء بعد نماز جنازہ جہادہ میں نہ پڑھیں۔ ان کا مقرر نہیں وہاں نہ ہی قرأت۔ اس میں کچھ بے تکبر ہو اور صحیحی کا اختیار ہو۔ اس طرح حضرت عبد الرحمن بن عوف در حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان دونوں نے فرمایا۔ لیس فیہا قرات نسی۔ اس قدر کہ جنازہ میں قرآن مجید کی تلاوت نہیں۔ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت کا جو یہ ہے کہ انہوں نے نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھو شفاء پڑھا نہ کہ سورۃ فاتحہ۔ ہر نماز جنازہ تو حقیقتاً نماز ہے ہی نہیں۔ یہ تو صرف میت کیلئے استغفار اور دعا ہے۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نماز جنازہ کے اندر نماز کے ارکان میں سے رکوع اور سجود نہیں ہیں؟۔ اس کو ہر شخص اس سے کہتے ہیں۔ (انت میں "صلوۃ" کا معنی ہے دعا)۔ (جنازہ جنازہ ہے) ہر نماز اور نماز کی طرف سے نہ کرنے کی شرط حقیقی نماز ہو۔ ہر نماز کی میں سورت اور نماز کی طرف سے نہ کرنے کی تلاوت نہ ہو۔ ہر نماز میں میں تلخیص اولیٰ سے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتا۔ امام ابو قتادہ اولیٰ سے نماز میں ایک ہی نماز ہے۔

خلاصہ کلام

ان تمام روایات سے یہ معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ یا کوئی بھی سورۃ تلاوت کی نیت سے پڑھا جائے پھر بھی منع ہے۔ امتداد کیلئے جائز ہے۔ ہر حال دعا کی نیت سے بھی سورۃ فاتحہ نہ پڑھا جائے۔ اور صراحت ہے۔ یہ وہی ہے جسے دالے کو معلوم نہیں کہ سورۃ فاتحہ تلاوت کی نیت سے پڑھی جائے یا نہ کہ دعا کی نیت سے۔ اور پھر یہ کہ اس تمام روایت میں صراحتاً مذکور ہے کہ پڑھا جائے تلاوت کی نیت سے۔ کوئی بھی سورۃ نہ پڑھی جائے۔ تو پھر بھی پتہ نہیں کیوں؟ وہابی غیر مقلد کو سمجھ نہ آئی۔

﴿هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾

ۛ

دوسرے حصہ

وہابیوں اور دیوبندیوں کی فقہ کے

۱۲ مسائل عجیبہ

مسئلہ نمبر ۱

امام سے راہبہ پیش پ کرتے وقت درجہ رکھنے والے سے سجدہ بجا کر
نہیں ہوتا۔ اور سجدہ کرتے وقت قدم طوف نہ کرنا بھی جائز ہے۔ عبارت حسب ذیل ہے۔
"پیش۔ درجہ رکھنے والے کے وقت اگر سجدہ کرنا ہو تو یہی ہے تحریر کی نہیں۔ اگر وہی کسی
حالت میں زندہ دکر رہے۔ تو گھبرا نہیں دیتا۔ پانچ کے وقت قبل طوف نہ کرنا اور بیچ
کرنا بھی جائز ہے۔ خواہ رکوعوں میں ویسا ہی۔" میں

(بحوالہ فقہ محمدیہ کلاں صفحہ ۱۲-۱۳ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری۔)

مسئلہ نمبر ۲

"پاک ہے جو مکمل درخت کا۔"

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری صفحہ ۲۳)

اس سے معلوم ہوا وہاں کے نزدیک خنزیر کا بھی جو مکمل پاک ہے۔

مسئلہ نمبر ۳

"چیز رائگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر خنزیر کا چیز بھی رائگنے سے

پاک ہو جاتا ہے۔

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری)

مسئلہ نمبر ۴

"نئی ہر چند پاک است۔" یعنی مٹی ہر لحاظ سے پاک ہے

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری)

امام مالک اور امام ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ نہان کی مٹی ٹاپاک ہے۔ مگر وہاں کے
ایسا نہان کی مٹی پاک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو کہ پھر یہ غسل بھی نہیں کرتے ہوں
۔ اور پیش پ کرتی مٹی ہوگی۔ اور یہ ہر نہان پڑھتے ہوں گے۔ تو پھر ان کی نہان کی مٹی
دن ۲۰ پھر جوڑے پڑھتے۔ پھر سے ۳۰ کے پیچھے جائز رہیں پڑھتے ہیں۔ ان کی نہانوں
کا یہاں ہونا
۱/۲ یہ لکھتے

مسئلہ نمبر ۵

زیادہ تر صحیح قوی یہ ہے کہ سکتے درجہ رکھنے والے کے سجدہ ہاتھ کی نوروں کی مٹی
پاک ہے

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری)

مسئلہ نمبر ۶

"مگر قتل و زور کے ہوا کسی جگہ سے خون نکلے تو اس سے وضو نہیں ہوتا۔"

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ صفحہ ۶۱ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری)

مسئلہ نمبر ۷

"اور اس طرح نہیں ہوتا وضو تکبیر پھونکنے سے کہ وہ بھی مانند خون کے ہے۔"

(بحوالہ فقہ محمدیہ۔ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض الہاری)

مسئلہ نمبر ۸

ی طرح وضو نہیں ٹوٹا سکتی لگوانے سے

(بحوالہ فقہ محمدیہ از محمد ابوالحسن مصطفیٰ فیض لہری)

معلوم ہوا کہ نماز کے اندر وہابیوں کے وضو کا کوئی اعتبار نہیں ہے تو جب وضو نہیں تو

نماز بھی؟

مسئلہ نمبر ۹

۱۔ بیہوشی کے راجح ایک کنڈیزر شراب، بیٹے والوں یہاں تک کہ مرد اور بھی سب

پاک ہیں۔

یہاں دعوے بحسب عین بڑا شگ و خیز و پید ہواں فردم مسلوح و عیوں مرد

نامہ است "بہن کئے در حیز کو عین کہنا اور شراب، سہ دے حوز در عین مردار کا

پید ہونا صحیح نہیں۔ (بحوالہ عرف ہادی ص ۱۰)

مسئلہ نمبر ۱۰

وہابیہ کے نزدیک بچہ کھانا جائز ہے۔

بجھویدہ است یعنی بچہ شکار ہے۔ (عرف اعادی صفحہ ۲۳۵)

مسئلہ نمبر ۱۱

وہابیوں کے نزدیک کہ کنوئیں میں گر جائے تو کنوئیں پاک ہے جب تک اس کا

بہ دور جا رہا ہے۔

"سوئی چہ فرما چکے ہوا دیں وریں مسئلہ کہ اگر تک چاہاقتہ چہ حکم است

نہ۔ جو حکم چہ ہد کور است کہ اگر آتے چہ ارقیوں تک متعین نہ شدہ است بلکہ

مردان خواہ است آتے چہ وہاں است۔"

۲۔ یعنی یہاں فرماتے ہیں کہ اسے دین میں مسئلہ میں کہ اگر آتے کوئیں میں

چاہے تو اس پاک سرے ہر حکم میں کہ حکم میں کہیں

۳۔ انہوں نے یہاں کہ حکم یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ سے پانی حوز کا حکم میں

ہوتا ہے۔ پانی حوز پر ہے تو کھانا پاک ہے۔ (بحوالہ قادی مدبریہ ص ۳۰ مدوی مدبر حق)

مسئلہ نمبر ۱۲

وہابیوں کے ایک مجددہ حالات سب وضو بھی جائز ہے

"مجددہ حالات سب وضو بیجاہت است"

یعنی مجددہ حالات سے وضو بھی جائز ہے۔

یہاں سر بھروسہ کی فقہ کا حال ہے کہ حلال و حرام کی تمیزی قسم ہے۔ عجیب عجیب

سے مسائل گھڑا ان کی عادت ہے۔

ے چو مدینے کو چارہ گرو
 مجھ کو طیبہ کی ہوا چاہیے
 عتیں دنوں عام کی دیر مجھے
 پوچھتے ہیں بتا اور کیا چاہیے
 عرض ہے میرے آقا! ﷺ
 آپ نے دو عالم کی دولت ملی
 اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیے
 ہاتھ میں دامنِ مصطفیٰ ﷺ آگیا
 اس گنہگار کو اور کیا چاہیے

قیصر احمد
 وہابیوں دیوبندیوں کے

۱۲ عقائدِ باطلہ

اور

اہل سنت والجماعت کے

۱۲ عقائدِ صحیحہ

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱

یہودیوں، عیسائیوں کے نزدیک خدا جھوٹ ہوں سکتا ہے خواہ جہت و کثرت حدوت تھیں۔

”بدب (جھوٹ)، اعلیٰ تحت ہادی تعالیٰ نے تعالیٰ شہ کا مکارا پر قرار دیا۔ ”گاؤ قدرت“ میں قدرت ربانی سے رائد ہوں ہے۔ ”(تواریک رشید یہ ص ۲۰ صفحہ ۲۰) نفی فی اللہ من ذالک۔

صحیح اسلامی عقیدہ

”لقد تعالیٰ سے جھوٹ محال بالذات ہے۔“

یہاں پر قرآن کریم سورہ نحل آیت نمبر ۶ میں ارشاد فرماتا ہے۔

”اِنَّ لِّدٰىسِیۡفُتۡرُوۡنَ عَلٰی اللّٰهِ لَکَذِبَ لَا یُفۡلِحُوۡنَ مَنۡعَ قٰلِیۡنَ“
”وَلَهُمۡ عَذَابٌ لَّیۡۤمٌ“

(ترجمہ) ہے شک وہ کج حوالتوں پر جھوٹ کا فتنہ کرتے ہیں وہ بھی

لحد میں پائیں گے۔ میں ایساں زندگی کا مرتقا تھوڑا ہے (پاؤں پر)

پینے اور مات عذاب ہے۔

معلوم ہے کہ تعالیٰ پر جھوٹ ہر گز ممکن نہ ہوگا۔ اس لیے کفار کھنک پائیں گے۔

بندہ تو استغاثہ بھی نہیں پائیں گے۔ ”ہم روتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی

”ستاحی“ مرغوب ہوتے ہیں، مگر انہوں نے شاعت التوحید کے پیغمبر ﷺ کی شہادت

تعالیٰ سے بھی ”ستاحی“

چنانچہ قرآن کریم سورہ صافات آیت ۳۵ میں ارشاد فرماتا ہے۔

”وَمِنۡ اَظۡلَمِۡ مَنۡ فُتۡرٰی عَلٰی اللّٰهِ لَکَذِبَ وَهُوَ یَدۡعِیۡ عَلٰی

لامذہب

(”جہ اور میں شخص سے ہر مضمون سے“ کوئی نہ پر جھوٹ، حدوت ہے

نہ عباد سدا کا کوئی رہے۔

یہودیوں، عیسائیوں کا بھی مکتبہ ہے۔ ”اپنے آپ“ میں اصل حلقہ قاری

مکتبہ ”مکتبہ“ پر ایسے اور ایسے ہیں۔ ”یہودیوں پر جھوٹ کا فتنہ کرتے

ہیں۔ ”توحید توحید میں رٹ لگائے دے ہر گز کہ تعالیٰ محبوب ہوں ملتا ہے۔

چنانچہ قرآن حکیم سورہ النساء آیت نمبر ۸ میں ارشاد ہادی تعالیٰ ہے۔

”وَمِنۡ اَصۡدَقِۡ مِّنۡ اللّٰهِ حَدِیۡثٌ“

”میں“ اور اللہ تعالیٰ سے جہاں میں راستہ لگتا ہے۔

”یہاں پر قرآن کریم سورہ صافات آیت نمبر ۲۲ میں ارشاد فرماتا ہے۔

”وَمِنۡ اَصۡدَقِۡ مِّنۡ اللّٰهِ قَبِلَا“

”میں“ اور اللہ تعالیٰ سے جہاں میں راستہ لگتا ہے۔

تعالیٰ میں جھوٹ ممکن نہ ہے۔ ”یہودیوں کا جھوٹ منہج بغیر ہے۔ اللہ تعالیٰ

ہر مکتبہ سے روکا ہے۔ ”میں کا جہاں میں راستہ لگتا ہے۔ ”یہودیوں

”صدقہ“ میں روٹی ہوگا۔

جھوٹ بولنے کی تین وجوہات

جھوٹ بولنے کی تین وجوہات ہیں۔

۱۔ ”میں“

۲۔ ”میں“

۳۔ ”میں“

(۱) ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“ ”میں“

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۴

موجود ہیں۔ ان کے عقیدے کا خلاصہ یہ ہے۔

ہم سب سے پہلے آپ کے عقیدے پر اس پرچہ کے قارئین
کا توجہ دینا چاہتے ہیں۔ اس پرچہ کے (۱) باب

صحیح اسلامی عقیدہ

عقیدہ اسلامی کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
اس پرچہ کے (۱) باب میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۱۔ اہل بیت علیہم السلام

ماکان محمد اب احد من رجب لکمہ ولكن رسول الله وحاجہ
اسی میں (۱) باب میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۲۔ محمدؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
اسی میں (۱) باب میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۳۔ اہل بیت علیہم السلام

وما از سبک الا کافۃ للناس بشیرا و نبیرا (۱) باب میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۴۔ اور نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
اسی میں (۱) باب میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۵۔ نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

(ترجمہ) میں نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۱۔ اہل بیت علیہم السلام
۲۔ محمدؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
۳۔ اہل بیت علیہم السلام
۴۔ اور نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
۵۔ نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۱۔ اہل بیت علیہم السلام
۲۔ محمدؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
۳۔ اہل بیت علیہم السلام
۴۔ اور نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
۵۔ نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

۱۔ اہل بیت علیہم السلام
۲۔ محمدؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
۳۔ اہل بیت علیہم السلام
۴۔ اور نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔
۵۔ نبیؐ کے بارے میں اس پرچہ کے قارئین کو بتانا چاہتے ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ
میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے

وہابیوں کا عقیدہ نمبر ۷

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ مصداق ہے عبادت میں
وہابیوں کا عقیدہ ہے

وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ یہ مصداق ہے عبادت میں

صحیح اسلامی عقیدہ

میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے

میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے
میرا کوئی عہد نہیں ہے میرا کوئی عہد نہیں ہے

میں آپؐ کو سب کام یاد دلایا گیا اور ہر ایک بھی ایسا کہ اختیار والے آپؐ
اختیار سے کر رہے ہیں۔ یہ وہاں ایشیاء و افریقہ میں۔

واللہ معطیٰ و نافع

رحمہ اللہ۔ بدعتیں اپنے والد ہے اور میں تقسیم کرنے والے ہوں۔

نئی آپؐ خزانوں کی تمہیں دی خدا نے، ہر کار بنایا تمہیں مختار بنایا
یہ یاد رکھا کہ جسے کوئی نہ پوچھے، ایسوں کا تمہیں یہ روہدگار بنایا

بدعتوں پر مانتا ہے میں نے اپنے حسیبہؓ کو جس کا نام ہے۔ نئی مانتا ہے؟
اور ان میں سے کچھ میرے ہیں اور کچھ میری امت کے اور حضورؐ ہی فہم دیتے ہیں
نہ مجھے دیتے ہیں۔ میں نے چاہا کہ یہی ہیں، اور میں تقسیم کر رہا ہوں۔

میرا مانتا ہے میں نے۔ مانتا ہے آپؐ تو کہ خدا ہی میں سے ہے جس کا کلمہ بھی
میں نے۔ یہ تو ان کے ہیں آپؐ مانتا ہے وہ کہ میں نے کلمہ بھی ان کا ہے یہ
یہ عقیدہ رکھتا ہے۔

آپؐ کا رخصت کی حکومت و سلطنت کا حمد تو میں ان کا یہ رہا
میں نے اپنا کلمہ ان سے لیا ہے۔

اللہ اللہ شاہ کو میں نے جانتا ہے۔

اس کا یہ عرش پہنچا ہے جس سے حکومت تہی

وہابیوں کا عقیدہ نمبر ۸

میں نے اور یہ ندیوں کے نزدیک کسی ولی اور نبیؐ کو نہیں
دیکھا ہے یہ جہاں بنا چاہے کہ ہر حقوق چھوڑ دیا۔ وہ وہاں میں سے ہے
پھر اسے بھی یاد دلایا گیا ہے۔ (۱۶۔ تقویت ایمان صفحہ ۱۶)

صحیح اسلامی عقیدہ

اللہ اور میں نے مسلمانوں کو مت پریشان نہ کرنا۔ رشاد اللہ علیہ السلام

وسمہ العزفہ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یغنیون

(پارہ ۲۸ سورۃ منافقین آیت ۸)

(ترجمہ) اور میں نے تو اللہ اور ان کے رسولوں اور مؤمنین کی نیلے سے گھر مانتا

نہ نہیں جانتا۔

اللہ ہی تو مانتا ہے میں نے کہ میں نے ان کے ہاں ان کے سب سے نہیں جانتا
میں نے یہ بدعت جو مدعی اور مانتا ہوں بدعت ہے۔ ہر حقوق چھوڑ دیا۔ وہ وہاں
اور میں نے جو مانتا ہے کہ میں نے ان کے ہاں ان کے رسولوں و نبیوں کی عزت و شان کے منکر
ہر مانتا ہے میں نے جماعت میں میں سے ہو گئے۔ یہ وہ بدعت مانتا ہے جس سے میں نے بدعت
میں میں نے ان کے ہاں ان کے رسولوں و نبیوں کی عزت و شان جانتا ہے۔

وہابیوں کا عقیدہ نمبر ۹

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

صحیح اسلامی عقیدہ

ہمیں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعْزِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَوْلًا 'هُوَ تَاهٍ' بَلْ عَجَاءٌ وَمُكَذِّبُونَ
(سورہ بقرہ ۱۷۵)

اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلاف کلمہ نہ کہو اور نہ ہی اس کے رسول کے خلاف کلمہ کہو۔

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُعْزِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَوْلًا 'هُوَ تَاهٍ' بَلْ عَجَاءٌ وَمُكَذِّبُونَ
(سورہ بقرہ ۱۷۵)

اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلاف کلمہ نہ کہو اور نہ ہی اس کے رسول کے خلاف کلمہ کہو۔

اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے خلاف کلمہ نہ کہو اور نہ ہی اس کے رسول کے خلاف کلمہ کہو۔

وہابیوں کا عقیدہ

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

وہابیوں کے عقیدے کے مطابق ہر شخص کو ہر وقت ہر جگہ ہر حال میں اللہ کی تعظیم کرنی چاہیے اور اللہ کی تعظیم کے لیے ہر چیز کو قربان کر دینا چاہیے۔

دیوبندی عقیدہ نمبر ۱

وہاں سے بچو کی بات کرنا اوجھل کے پیچھے ہے۔

پہلے صاحب و مشابہ ہو کر حق (ثواب علی کی) سے نصیب ہوا ہے

[illegible]

صرف فیہ ۱۰۰ روپے ہوتے تھے۔ (۱۰۰ روپے ۳۵ پیسے ۳۵۰)

no. 10000, 10000, 10000

صحیح اسلامی عقیدہ

نہم رقتہاں ﷺ کی چھپیں مسلمانوں کی روحانی حالتیں ہیں۔

قسمت سے جا میٹھ جائے۔

وَارْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ یعنی نبی کی بیویں مسیحیوں کی ہیں۔

جو اپنی ماں، بہن، بیوی، روحانی ماں کو کہہ جو اللہ کے لیے ہیں وہ ہیں اپنی بیوی

میں نے اس سے بڑھ کر کسی اور کو اس وقت تک نہیں دیکھا۔

نہ شخص کو ملے۔ - مذکورہ علی، جس پر چھوٹے سے ۱۱ روپے شہر ۲۰ روپے کی آمدنی

خود ہی صاحبِ سدا کے ہوں رہتا ہے وہوں ٹیبلٹ صاحبِ سدا کے کہہ رہے

پہلے سے یہ کہ جس طرح ساروت نے جس کتاب کی سہیت سے ۹۱

مجلس اول روز شنبه ۱۳۰۲ قمری در محفل کرامت حضرت امام رضا علیه السلام

میں نے اس کو دیکھا تھا کہ وہ ایک بڑے بڑے گھر میں رہتا تھا۔

وَقُلْ لِّمَنْ يَشَاءُ يَتَمَتَّعْ بِطَرَفِ ظُلْمٍ ۖ إِنَّ ظُلْمَهُمْ كَانَ عِندَ رَبِّكَ

مسلمانان و غیر مسلمانان در تمام دنیا

تعمیراتی کاموں کی رفتار کیسے ہوگی؟

کون سا ملک دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ ہے؟

وہابیہ کا عقیدہ نمبر ۱۱

وہاں پہنچ کر ان کے ساتھ ایک اور شخص بھی تھا۔

جاؤ گے۔

میں نے اسے دیکھا تھا۔ وہ ایک بڑا بڑا آدمی تھا، جس کی ہاتھوں میں ایک بڑا بڑا گولہ تھا۔

میں نے اس کے لئے ایک اور کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "میں نے کیا کیا"

نہایت میں نہایت

صحیح اسلامی عقیدہ

میں نے یہ سب باتیں اپنے دل میں چھپی رکھی ہیں۔

وہی ہے جس نے یہ سب کچھ کیا ہے۔

✓ ر ر ر ر ر

ب. به سمرقند و قزوین و اریکل لا قریباً نصفه و بعض منه شمالاً و

في عينه ورأسه في سوريا (سنة ١٩٥٠ م)

$$- \frac{1}{2} \frac{d^2}{dt^2} \left(\frac{1}{\rho} \right) = \frac{1}{2} \frac{d^2}{dt^2} \left(\frac{1}{\rho} \right)$$

تاریخ و جغرافیہ

..

مجلس ۱۲۸۸

وہاں پہنچ کر وہ دیکھا کہ وہاں ایک بڑا بڑا گھر تھا جس کے دروازے پر ایک بڑا بڑا لکڑی کا تختہ تھا جس پر لکھا تھا کہ

مجلسه اول در تاریخ ۱۳۰۲/۱۲/۱۳

... ..

مجلس اول در روز شنبه ۱۳۰۲

پیش روئے پانچویں

جہاں سے ان کے بوجھات میں سیدھا دیا جائے۔ یہ یہ ہے کہ
یہ وہی باری رحمتی تھی جس نے ان کو یہ قویہ دیا جس میں ان کو کھڑا
کے لئے تھا۔ یہ ان کے بوجھات میں سے کچھ دیا۔ یہ ان کو
یہ قویہ دیا جس میں ان کو کھڑا کر دیا۔ یہ ان کو
عیاں دیا۔ یہ ان کو کھڑا کر دیا۔ یہ ان کو
میں ان کو کھڑا کر دیا۔ یہ ان کو
یہ ان کو کھڑا کر دیا۔ یہ ان کو
میں ان کو کھڑا کر دیا۔ یہ ان کو

دیکھ گھرانے کے چشم و چراغ اور دیش سے منصفہ انسانہ اولے
 • فضائل میں دم مصطفیٰ • فضائل علم دین سے • قونچہ جلائیہ • فضائل مسعودیہ
 مرات احوالہ کے منصفہ دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ کے ہتم اور
 ممتاز عالم دین ہے

حضرت علامہ حافظ محمد زمان نقشبند تعارف

پیدائش بہ چوہدری دہار محمد شیر زگورہ نانندہ نوئے وقت - جگہ منگلا ڈیم -
 مت زعام دین حضرت علامہ مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی منڈی بہاؤ الدین کے
 رہنے والے ہیں۔ تحصیل پھانیہ کے قریب ایک قصبہ "پھری" میں ۱۹۲۷ء میں
 پیدائش ہوئی۔ قبلہ موصوف حافظ صاحب کے و مدحترم حضرت میاں محمد عظیم خان
 (مرحوم) نہایت ہی ملنسار و مہربان تھے اور اسکی وجہ سے اپنی برادری اور عوام میں سے
 مقبول تھے (قبلہ حافظ صاحب) دارالعلوم محمدیہ رضویہ بمبکھی شریف سے فارغ
 تحصیل ہیں۔ اور شیخ القرآن والحدیث حضرت سید محمد جلال الدین شاہ
 نور اللہ قادری آستانہ عالیہ بمبکھی شریف کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔
 شیخ الحدیث حافظ صاحب موصوف پر خاص شفقت فرمایا کرتے تھے۔ جناب قبلہ
 حافظ صاحب گورنر لہور اور لاہور میں امامت، خطابت، درس و تدریس کے فرائض
 سرانجام دے چکے ہیں۔ اور اب عرصہ ۲۶ سال سے منگلا کاوٹی کی جامع مسجد محمدیہ رضویہ
 (جو کہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے) جس میں خطابت امامت کے فرائض بخوبی سرانجام

دے رہے۔ حضرت قبلہ حافظ صاحب منگلا کی منگلا میں شریف آباد کی بت قبل منگلا
 حسین و قریب سے محروم تھا۔

قبلہ حافظ صاحب ۱۹۶۹ء میں حضور قبلہ عالم مولانا الحدیث سید محمد جلال الدین شاہ
 صاحب بمبکھی شریف کے فرائض عایدان پر منگلا شہر چلے گئے اور عرصہ میں سال بعد
 ۱۹۷۱ء میں جامع مسجد محمدیہ رضویہ کے نام سے ایک خوبصورت مسجد کی بنیاد رکھی۔
 اور دوست احباب کے تعاون سے اس کو تعمیر کیا۔ اس مسجد کی زیارت کرنے سے
 دل بانغ بانغ ہو جاتا ہے۔

قبلہ حافظ صاحب نے جامع مسجد محمدیہ رضویہ کے متصل دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ
 کے نام سے ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس میں کالی تعداد میں طلباء، طالبات، تلامذہ قرآن
 پاک، حفظ القرآن، تفسیر القرآن، کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ قبلہ حافظ صاحب نے
 چند سالوں سے درس عالی کی کلاسیں شروع کی ہوئی ہیں۔ جن میں ہونہار طلباء
 و طالبات نمایاں پوزیشن حاصل کر چکے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی نے مرکزی انجمنی مجاہدین مصطفیٰ کی بنیاد رکھی جس
 کے زیر اہتمام ۱۲ بیچ، راول کو منگلا کاوٹی میں ایک عظیم الشان جلسہ نکال جاتا ہے
 اور انجمن کے تحت جشن عید میلاد النبی کے موقع پر ہزاروں سجادت کرنے والوں
 کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔ اور انجمن کے زیر اہتمام ۳ - بیچ راول بعد از نماز
 عشاء دستار فضیلت سلسلہ میلاد پاک عظیم الشان جلسہ ہوتا ہے۔

دارالعلوم جلالیہ نقشبندیہ میں مقامی طلباء و طالبات کثیر تعداد میں تعلیم حاصل کر رہے
 ہیں۔ لیکن اس کے علاوہ بیرونی طلباء بھی دارالعلوم میں تعلیم حاصل کر رہے

بخصوص اقدس شیخ القرآن حضرت مولانا حافظ محمد زمان نقشبندی
از: قاضی محمد اکبر منگل بہشت

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

میں تان میں سب کچھ واردیاں قیس جہت جیسے میں ہار گیاں
سب سنگ تلہ پڑیاں لنگ پار گیاں میر توں ہیں مان تران جی

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

ہیرا کن مبارک کار کھرا کر کے تفس سنی جی بڑے مہربان جی
جہاں سب عشق دا پڑھیا نہیں درد و غم یا دیکھتا اسے سب کچھ لیتا اللہ تران جی

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

مہر دم مسجد اندر رہنا کونا و کر ربانی عاشق مئی، مئی دا موشہ دار دل جی
قول اپنے دا محکم یا رہے کوئی موشہ دار دل جی علم اپنی دسوت سوجھیں حرکت دا موشہ دار

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

شام سوئے مسجد اندر رہنا گل پھل لاندہ نفی اتہات و کفایت دیکے بغاوت بجا لاندہ
دنگ برنگے بوئے لاکے من، پنا پر چاند اک علم سے کہ فوہلیا کیسے کیت فوہل تران جی

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

مہر ترے چڑھ ترے سچا کوئی چھڑی ہر پاسے خوشبوئی ہے تیرے موشہ دار جی
میں انار سے کوئی یا روئے کوئی سنگی مٹی مارو کالنگ چڑھی ہر پاسے کوئی چھڑی جی

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

دوب بہشت تیرے دیندے موشہ دار پیر گل اندر سوہنا جانے بہشت اندر
اللہ دی ہیں بج کے، رہے ہنگ کھڑا ماہ دی پھر بھاری آیا ان اللہ تران جی

حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

حافظ صاحب بخش سے ادبی اکبر کا حلقہ کی جاناں کی سویا میں تھیں ایسا کم دلا
جدھر جوں دھکے کھوں تو سر اللہ کرم کرو میرے سوئے موشہ دار جی
حافظ محمد زمان جی بڑے مہربان جی

۴۔ قانونچہ جلالیہ

قبلہ حافظ صاحب کی محنت اور قابلیت کا اس کتاب سے آپ اندازہ لگا سکتے
ہیں۔ لغت پر قلم اٹھانی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔

قارئین کرم: میں نے قبلہ حافظ محمد زمان نقشبندی صاحب کو غلوں میں جہوت
میں دیکھا ہے۔ اول میں نے صاحب کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ میں بہت
چھی طرح جانت ہوں۔ کہ حافظ صاحب نہایت سفید پوش آدمی ہیں۔ چھ کتب
کا تصنیف اور طباعت کے مراحل سے گزر کر منظر عام پر آ جانا۔ یہ اس سعادت
بزرگ و باذویت کے مطابق سمجھتا ہوں۔ کہ حافظ صاحب کا اس میں اپنا کمال
نہیں بلکہ خدمت نے ان کو دین کی خدمت کے لئے چن لیا ہے۔

۵۔ فضائل و مسائل اعتکاف

اس کتاب میں حافظ صاحب قبلہ نے اعتکاف کی فضیلت اور اعتکاف شریف
کے مسائل بڑے اچھے اور عام فہم انداز میں بیان فرمائے۔ اور حافظ صاحب کی
طرح سے یہ کتاب پاکستان و کشمیر میں ہر سال میں مفت تقسیم کی جاتی ہے۔

۶۔ فضائل میلاد مصطفیٰ (کامل) علیہ التحیۃ والثناء

یہ مآثر اللہ حافظ صاحب قبلہ کی چھٹی کتاب ہے۔ مضمون کے اعتبار سے یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اس کتاب میں ۲۰ باب ہیں۔ روح کی غذا ایمان کی ضیاء حشر غالب علم کے لئے قندیل رحمت۔ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے ۶۰ صفات حرمین شریفین میں میٹھ کر حافظ صاحب کے تحریر فرمائے۔ ۲۰ صفات مسجد حرام مکہ شریف میں۔ اور ۴۰ صفات مسجد نبوی یثرب مدینہ شریف میں۔ یہ کتاب خود پڑھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

حضرات اقدار نے حافظ صاحب کو جہاں اور غریبوں سے نوازا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی غریب ان میں ہے۔ کہ تراویح اور شبینوں میں منزل خوبصورت انداز میں پڑھتے ہیں اور منزل کی روای کا یہ عالم ہوتا ہے۔ جیسے دریا کا پانی بڑی مستی سے رواں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہ رمضان شریف میں آپ کی اقتداء میں کثیر تعداد میں لوگ تراویح ادا کرتے ہیں۔

قبلہ حافظ صاحب کو اللہ جلّیٰ نے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی عطا فرمائی۔ قبلہ حافظ صاحب اپنے زیر سایہ تعلیم حاصل کرنے والوں پر بڑی شفقت فرماتے ہیں۔ اور ہر ایک پر مہربان ہیں۔ یہ تاثرات صرف میر سے ہی نہیں۔ ہر ایک کے ہیں۔ لیکن اتنی شفقت کے باوجود دین کے خلاف شریعت کے خلاف کوئی غلطی ہو جائے تو گرفت میں لے لیا کرتے ہیں۔

قبلہ حافظ صاحب کے بڑے بھائی حضرت گرامی نورا ستاد و حافظ مولانا

حافظ محمد اعظم نقشبندی صاحب (مرحوم) بھی جید عالم دین تھے۔ اور جامع مسجد جمال مصطفیٰ کریموسے سیشن منڈی بہاؤ الدین کے خطیب تھے زندگی کا بیشتر حصہ خدمت دین میں گزار دیا۔

نذرانہ عقیدت

بخدمت اقدس استاد محترم جناب حافظ محمد زان صاحب
(چند بڑی محمد اکرم و شایخ مریض سارو کی گجرات)

داخلہ لیا ہے ہم نے ترجمۃ القرآن میں	دیکھیے کیسا کھاجا تھے ہمارے ان میں
ان کے فیض سے حال کوئی گوشہ نہیں	درس کے سوا کوئی ان کا پیشہ نہیں
اینا فرض اس غریب سے نبھایا ہے	حضور کی رحمت کا ان پر سایہ ہے
مشعل محمدی نے ہزاروں دل روشن کر دیے	دین کی ملامت انہوں نے گننے جڑ دیئے
سیکڑوں کو ناظرہ قرآن پڑھایا ہے	بہت کو حفظ قرآن کرایا ہے
درس نظامی بھی خوب پڑھایا ہے	فقہ تفسیر کا سر نقطہ سمجھایا ہے
تہجد کے لئے اٹھ جاتا ہے معمول ان کا	درود پڑھا بارگاہ رسالت میں بھول ان کا
اکرم تھے بھی منزل نصیب ہو جائے گی	
روزِ کعبہ جب محمد عربی کی دید ہو جائے گی	

سلسلہ قادریہ سے خلافت و دستار خلافت

ول ۱۹۹۲ء میں حضرت قبلہ حافظ صاحب کی تصنیف کردہ کتاب فضائل میلاد مصطفیٰ علیہ السلام کی رونمائی کے لئے عظیم الشان مغل میلاد البیضاء علیہ السلام منعقد ہوئی۔ جس میں حضور قبلہ مناظر اسلام شان اسلام منبع فیوض و برکات

غزالی دوران حامی در دستمال خطیب پاکستان حضرت علامہ حافظ قاری پیر سید صاحبزادہ محمد عرفان شاہ صاحب خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ قادریہ بغداد شریف نے حضرت قبلہ حافظ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی دینی محبوبہ تدریسی تصنیف یعنی خدمات جلیلہ رفیعہ کی اپنے مخصوص انداز فکر اور اپنے مخصوص الفاظ سے بڑی خوبصورت تعریف و ثناء اور سلسلہ قادریہ سے **خلافت عطا فرماؤ** اور اپنے لورانی ہاتھوں سے **دستار خلافت** بھی سر پر باندھی اور **محقق اہلسنت** کا لقب بھی عطا فرمایا۔

تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کیلئے خدمات

محقق اہلسنت حضرت مولانا پیر حافظ محمد زمان نقشبندی قادری صاحب ۱۹۹۲ء سے لے کر ہر سالانہ نشستوں میں امتحان میں مختلف امتحانی سنٹروں میں ناظم امتحان (سینئر سپرنٹنڈنٹ) کے عہدہ پر فائز ہو کر طلبہ کے ملک گیر ادارہ تنظیم المدارس (اہلسنت) پاکستان کی خدمت کر رہے ہیں۔

جامعہ احسن القرآن سنٹر وید میں سالانہ امتحان کے لئے ۱۹۹۲ء میں ناظم امتحان (سینئر سپرنٹنڈنٹ) کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغداد پیر پور سنٹر امتحان تقویت میں ۱۹۹۳ء سالانہ امتحان کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغداد پیر پور سنٹر امتحان مسجد نذر وڈ اکثر فضل داد ۱۹۹۳ء منظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغداد پیر پور سنٹر امتحان بوٹہ کالونی میں ۱۹۹۴ء کے سالانہ امتحان کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

جامعہ رحمانیہ اویسیہ بغداد پیر پور سنٹر امتحان بوٹہ کالونی ۱۹۹۴ء منظم امتحان کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

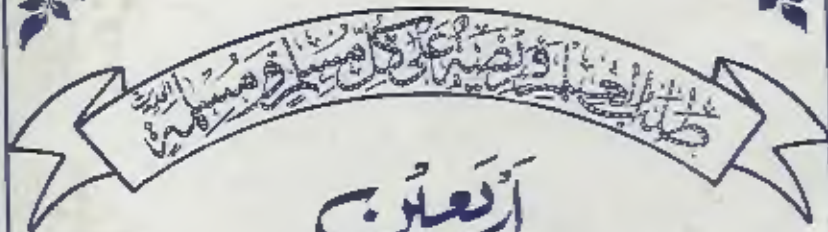
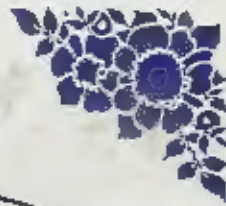
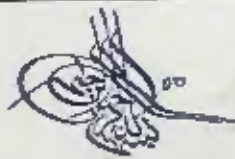
جامعہ اویسیہ بغداد پیر پور سنٹر امتحان مرکزی جامع مسجد مفتی عبدالکیم پیر پور میں جنوری ۱۹۹۵ء سالانہ امتحان کے لئے ناظم امتحان کی ڈیوٹی ادا کی۔

محقق اہلسنت پیر حضرت قبلہ حافظ صاحب نے تنظیم المدارس کی حمایت اور اصول و ضوابط کے مطابق ہر سال بلکہ ہر بار امتحان کے کر تنظیم المدارس کے وقار کو بلند کیا۔ اگر کوئی امیدوار نقل لگاتا ہوا پکڑا جائے تو اس کی مضبوط گرفت کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسے امیدوار کی معافی کے متعلق درخواست کرے تو قبلہ حافظ صاحب ارشاد فرماتے ہیں۔ میں تنظیم المدارس کے سامنے فدا رہی نہیں کر سکتا۔ حضرت پیر قبلہ حافظ صاحب ارشاد فرماتے ہیں اٹھو کہ ہر امتحان میں نقول کا بازار گرم ہوتا ہے۔ اور طلبہ امتحان کے دوران ایس ایس ٹی کے متنازعہ حرکتیں کرتے ہیں۔ جو قابل بیان ہیں۔

۱۹۹۳ء سے لیکر نماز فجر میں ایک سال کے قلیل عرصہ میں قرآن پاک ختم

حضرت قبلہ پیر حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے جہاں اور غریبوں سے فوازا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نماز فجر میں ایک سال کے قلیل عرصہ میں قرآن پاک ختم فرماتے ہیں جو کہ یک ماہ رمضان کی نماز فجر کو شروع ہوتا ہے۔ انہیں شعبان المعظم کو نماز عشا میں ختم ہوتا ہے۔ پاکستان میں شاید ایسی کوئی مثال ملے۔ اور مرکزی جامع مسجد محمدیہ نوریہ منگلا کالونی کے نمازیوں کی خصوصیت اور خوش نصیبی ہے۔

مرآت العوائل لکھ کر حضرت پیر قبیلہ حافظ صاحب نے طلباء اور طالبات
 پر احسان عظیم فرمایا ہے اور رہتی دنیا تک حضرت پیر قبیلہ حافظ صاحب کا ناکارو شکر
 رہے گا۔ اتنے محدود مسائل میں ۵۵۸ معفات پر مشتمل کتاب کی طباعت قسبہ
 حافظ صاحب کا بڑا کارنامہ ہے۔



أَرْبَعِينَ

فِي

فضائل علم دين

مؤلفه

مخاطب محمد زمان نقشبندی

متمم العلوم بکتابه نقشبندیہ درپردہ حقیقہ جامعہ نجف اشرف

شعبہ نشر و اشاعت

دارالعلوم حیدرآباد نقشبندیہ درپردہ منگل کاونی